

خوابِ پیشان

منشی امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے

مطبوعہ مخارپڑ تنگ و کس لکھنؤ۔ با اتمام طالب علی ٹھیکیدار

عرض حال

تقریباً ۳۵ سال کا عرصہ ہوا کہ میرے والد محترم منشی امیر احمد صاحب علی سی
 بی اے نے شیکسپیر شہر پورڈراما ہڈ سٹریٹس ڈرامہ کا ترجمہ کیا تھا اور اسکو منشی
 سجاد حسین مرحوم ایڈیٹر ڈوڈھ پنچ نے ایک مختصر تعارف کے ساتھ اپنے موزاخبار
 سن شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ ۶ اگست ۱۹۳۷ء سے ۲۲ نومبر ۱۹۳۷ء تک
 بالاقساط اودھ پنچ میں چھپا تھا اور بہت مقبول ہوا تھا۔

مجھ کو اتفاقاً اسکی زیارت اودھ پنچ کی ایک چرائی جلد میں نصیب ہوئی
 اور دل نے شانا کہ میں اس متبرک کہ قبول گمنا می میں رہنے دول در منظر عام شریلا
 یہ والد ماجد کی ابتدائی تالیف ہے اور انھوں نے اس پر نظر ثانی سے بھی انکا
 کر دیا۔ لہذا بغیر ترمیم و تحریف کے اسی طرح شائع کیا جاتا ہے جس طرح ۳۴ سال پہلے
 چھپا تھا۔

خاکسار

منیر احمد علوی قادری ناظر

کتب خانہ امیر محل۔ لاکھوری ضلع لکھنؤ
 ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

تعارف

اردو کو مقرب بنانے والا مال مال کرنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ
جہاں تک ہو سکے اعلیٰ لٹریچر اور علوم و فنون کی تصنیفات اُس میں
ترجمہ ہوں۔ اودھ پنچ کے لائق لٹریچر سی معاونین نے اکثر اس خدمت کو
انجام دیا ہے۔

مولوی ارتضیٰ علی صاحب شرر اکثر انگریزی نظموں کا ترجمہ
اردو نظم میں فرماتے ہیں۔ بابو جلال پرشاد صاحب بی۔ اے۔ برق کے ترجمہ
اقبیلو۔ فیروز گلنار۔ اور مشوق فرنگ (ترجمہ روشیو جلیٹ) سے اردو داں
بلکہ غیب آگاہ ہے۔ یہ ترجمہ شکسپیر کے ڈرامے ٹیمونائٹس ڈریم کا ہے جو پہلے
نور عزیز مولوی امیر احمد صاحب بی۔ اے نے اودھ پنچ کو مرحمت فرمایا ہے
غالباً ناظرین اس امر کی یاد دہانگی کہ انگریزی ملک الشعراء کے خیالات کے
خوبی و صحت و ہشت سوار دو میں لائے گئے ہیں و زبان اردو کا لطف بھی
ترجمے کی کنکاش میں باقی ہے نہیں جانے پایا ہے۔

سجاد حسین

مشقور اذ اخبار اودھ پنچ ص ۷۷ جلد سبب و چہارم

نمبر ۳۳ طبع ۶ اگست ۱۹۱۷ء

اشخاص طرہ

ایٹھس کا ڈیوک

ہریا کا باپ

{ ہریا کے عاشق

دارودہ عشرت

{

جولایا

لوپار

تفاری

درہی

ایٹھس کی ملکہ اور ایٹھس کی مشوقہ

ایٹھس کی لڑکی اور لائسنڈر کی عاشق

ٹوپیٹس کی عاشق

پریوں کا بادشاہ

پریوں کی ملکہ

ایک مسخراجن

ملائین

تقیس

ایٹھس

لائسنڈر

ٹوپیٹس

فلایسٹریٹ

کوئین

ایٹھس

یائتم

فلینورٹ

اسٹاکوٹ

اسٹارڈینک

یائٹا

ہریا

ہیلین

ایٹھس

یائٹا

ایٹھس

ایٹھس

ایٹھس

ایٹھس

ایٹھس

ایٹھس

پہلا ایکٹ پہلا سین تھیس کا محل

تھیس پہا لیتا۔ فلاسٹریٹ۔ اور درباری داخل ہوتے ہیں۔
تھیس۔ اے خوبصورت پہا لیتا۔ اب بہاری شادی کا زمانہ قریب آ گیا
ہلال میں چاہی دن باقی ہیں۔ اُف وہ! یہ چاند کس قدر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے جسطرح سورتلی
ن اپنے شوہر کے نوجوان لڑکے کو روپیہ دینے میں پس و پیش کرتی ہے اسی طرح
اندھیری خواہشیں پوری کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اور میرے دل کو دکھاتا ہے۔
پہا لیتا۔ یہ چار دن نہایت جلد ختم ہو کر رات بن جائیں گے اور یہ چار دن اب سانی
ڈرگٹ جائیں گی۔ اور تب چاند ایک تقری قوس کی شکل میں مچ فلک پر مہوید ہو کر ہماری
فرت کی سادک رات کی سیر کرے گا۔

تھیس۔ اے فلاسٹریٹ جا۔ اور ہمارے دارالسلطنت کے نوجوانوں کو عیش
لے لے تیار کر کہ ہر شخص کو خوش اور سرور ہونے کے لئے آمادہ کر اور رنج و غم کو خیال
ہمارے شہر سے خارج کر دے ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے جشن کے وقت کسی جگہ
بگی یا افسردہ دلی کا ذکر آئے۔

(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

اسے پالنا میں نے تجھ پر ورثہ اپنے قابو میں کیا ہے۔ اور تجھ کو رنج و نقصان پہونچا کر
 دے دہر قہ پائی ہے۔ لیکن اب تیری شادی بڑی شان و شکوہ جشن و مجلس سے
 کروں گا تاکہ پرانی تکلیفوں کا کسی قدر معاوضہ ہو جائے۔

(ایک بیس۔ سہریا۔ لائسنڈر۔ اور ڈیوئیس داخل ہوتے ہیں)

ایک بیس۔ سہرا شہرہ آفاق ڈیوئیس تبسمیں شاد و خرم ہے۔

تہنیتیں۔ بسے نیک بخت ایک بیس خوش آمدی۔ اس وقت تیرے آئینہ کا ایک بیس
 ایک بیس۔ میں اس وقت سخت رنج و غم میں مبتلا ہوں اپنی لڑکی ہیری کی شکایت کرنا
 کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں حضور! میں نے ڈیوئیس کو اجازت دی ہے کہ میری
 لڑکی سے شادی کرے۔ اور اس شخص نے جو سامنے بکڑا ہے اور جب کا نام لائسنڈر
 میری لڑکی پر جادو کر دیا ہے۔

اسے لائسنڈر! تو نے میری لڑکی کے سامنے عاشقانہ اشعار پڑھ کر اور شائین
 تیار کر کے اس کا دل مجھ سے پھیر دیا۔ تو شب و روز میں اکثر اسکی کھڑکی کے نیچے
 آواز میں اپنے مصنوعی عشق کے اظہار کے لئے اشعار پڑھتا تھا۔ تو نے اپنے بال
 چٹوں۔ انگوٹھوں۔ کھانوں۔ گلدستوں۔ وغیرہ کی وجہ سے جو کم سنی میں اظہار
 کے لئے قاصد یا سیاہو کا کام دیتے ہیں۔ اسکی عقل و حواس پر قبضہ کر لیا۔

قرنے چالاکی۔ میری لڑکی کا دل ہوا اور اسکی اطاعت میری کرنا چاہئے
 اذہم اور ضد سے متاثر کرنا۔ ۱۵۔ اسے مہاراجہ ڈیوئیس۔ اگر اس وقت آئیے سامنے

ڈیڑیسٹرس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر گئی تو یونان کے قدیم قاعدہ کے موافق میں داد خواہ ہونگا۔ یعنی میری رزکی یا تو میری مرضی کے موافق شادی کرے یا اپنی جان دے۔ مجھ کو اپنی رزکی کے ساتھ ہر طرح کے سلوک کا اختیار ملتا چاہئے۔

تھیسس۔ کیوں ہرمیا۔ تو کیا کہتی ہے؟ مجھ کو اپنے باپ کی عزت مثل ایک دیوتا کو کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ تیرے دعو کا باعث ہے۔ اور اسکی نظر میں تیری وقت ایک موم کی شبیہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ جب کا قانم کرنا اور ٹھانا درست رکھنا بگاڑ دینا۔ اُنکے ہاتھ میں ہے۔ سوچ سمجھ کر جواب دے۔ دیکھ اڈیٹرس ایک قابل اور شریف نوجوان ہے۔

ہرمیا۔ مگر لائسنڈیس بھی یہ اوصاف موجد ہیں۔

تھیسس۔ بجائے خود وہ بھی بے مثل ہے لیکن اس معاملہ خاص میں چونکہ تیرے باپ نے اُسکو پسند نہیں کیا لہذا ڈیٹرس کو ترجیح ہے۔

ہرمیا۔ میں چاہتی ہوں کہ کاش میرا باپ میری آنکھوں سے دیکھتا۔

تھیسس نہیں مناسب یہ ہے کہ تیری آنکھ اُس طرف اُٹھے جدہر تیرے باپ کی نظر ہرمیا۔ آپ میری اسوقت کی گستاخی معاف فرمائیں میں نہیں جانتی کہ کس اور کس نے مجھ کو اس قدر جری کر دیا ہے اور نہ مجھ کو معلوم ہے کہ ایسے جمع میں اپنے خیالات ظاہر صاف ظاہر کرنے سے میری شرم و حیا پر کس حد تک طعنہ زنی ہو سکے گی۔ لیکن میں آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اگر ڈیٹرس

کرنے سے میں انکار کروں تو جھکوانہا ہے سزا کیا ملے گی۔

تھیسس۔ جان دنیا مردوں کی محبت سے زندگی بھر محرز رہنے کی قسم کھانا۔ اسے خوبصورت ہرمیا اپنی خواہشات کو جانچ لے۔ اپنی کسی پر غور کر لے۔ اور سوچ لے کہ باپ کی اطاعت کرنا آسان ہے یا تمام عمر کے لئے ننوں کا لباس غصہ اختیار کرنا اگر خافہ کے سایہ دار درختوں میں آشیانہ بنانا۔ نام دنیا سے الگ ہو کر نقل کو ٹھریوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور سرو بے فض چاند کے سامنے نگین آواز سے منہ سرائی گنا بہت اچھا ہے اور وہ لوگ بڑے متبرک ہیں جو اپنی خواہشات پر اس قدر غلبہ حاصل کر لیں کہ تمام عمر کے واسطے لذات دنیوی سے علیحدہ ہو جائیں لیکن دنیا یہی کہتی ہے کہ جس گلاب کی خوشبو انسان کے کام آئے وہ اس پھول سے اچھا ہے جو خار دار شاخ پر آگے شگفتہ ہو۔ اور مڑ جھکا جائے۔

ہرمیا۔ حضور جھکو بھی اپنی زندگی اسی طرح بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن اپنا مالک و آقا اس شخص کو نہیں بناؤں گی جس کی حکومت، بالجبر قبول کرنا میرا دل پسند نہیں کرتا۔
تھیسس۔ صبر کرو اور اس قدر عجلت ترک کر دے۔ جس دن دنیا مہینہ شروع ہو اور عشق و محبت کی دھن دھن جھنڈے کے لئے بالاسنح کام ہمارے اور ہماری مشوقہ کے درمیان قائم ہو جائے۔ اس دن ڈیڑھ گھنٹہ کے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہونا یا مجرم حکم عدالتی سزا سننے کے لئے آنا۔ ہر کتنا باخند رہاں کی عبادت گاہ میں تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم کھانا۔ خوبصورت ہرمیا اپنی سزا چھوڑ دے۔ اور تو بھی لائبہ نظر اپنی شہنشاہی اور

دیوانگی کا میرے عشق کے سامنے خیال نہ کر
 لائنڈر۔ تم کو ہر مہیا کا باپ پسند کرتا ہے۔ تم اس کے ساتھ شادی کر لو اور ہر مہیا کو
 میرے لئے چھوڑ دو۔

اچھیں۔ اے قابل نفرت لائنڈر۔ میں بینک ڈیپٹرس کو پسند کرتا ہوں اور جو کچھ سیر
 قبضہ میں ہے وہ اُسکا ہے۔ ہر مہیا میری لڑکی ہے اور بلحاظ رائج تمام حقوق کے جو مجھ کو
 سپر حاصل ہیں میں اپنی لڑکی ڈیپٹرس کو دوں گا۔

لائنڈر۔ اے میرے سردار۔ میں ایسا ہی عالی نسب ہوں جیسا کہ ڈیپٹرس ہے۔
 بلحاظ عزت و شہرت۔ مرتبت کے میں اس کے برابر ہوں۔ میرا علاقہ دجاگدا اگر اُس کو
 زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ میرا عشق اس سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اور علاوہ ان فضول
 فن ترانیوں کے میرے عشق میں سب سے زیادہ مفید امر یہ ہے کہ نو بصورت ہر مہیا مجھ کو
 پسند کرتی ہے۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ میں اپنا عشق طلب نہ کروں۔ میں ڈیپٹرس کو بدبرد
 کہتا ہوں کہ اُس نے نیڈار کی لڑکی ہیلن سے عشق پیدا کیا ہے۔ اس کے دل پر فتح حاصل
 کی ہے۔ وہ فیروز کا کام لیڈی اسپر شیدا ہے۔ اور اس متلون المزاج نوجوان کی دیوانہ
 پریش میں مجنون ہو رہی ہے۔

تھپیس۔ بے شک۔ میں نے بھی اسکے متعلق سنا ہے۔ او ڈیپٹرس سے اس بارہا میں
 کچھ کہتے کا میرا ارادہ تھا۔ لیکن بوجہ کثرت کار و بار کے یہ بات میرے ذہن سے اڑ گئی۔
 انا تو اچھا سمجھتا ہوں۔ انا تو اچھا سمجھتا ہوں۔ انا تو اچھا سمجھتا ہوں۔

اے ہر مینا تو اپنے خیالات کو باپ کی اطاعت کے لئے تیار کر دینا ان کا قانون جسکو ہم کی طرح ترک نہیں کر سکتے۔ یا تو سسرائے موت کا حکم دے گا یا تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم لے گا۔ آؤ ہپا لیٹا۔ اب چلیں۔

(سولائٹسٹڈر اور ہر مینا کے سبب تو ہیں)

لائٹسٹڈر۔ اے میری محنت تو تیرے خسار کیوں زرد ہو گئے ہیں؟ صبر کر گھبراہٹ سے بچنا حاصل ہے عجیب ہے کہ یہ سرسبز شاو اب گلاب کے پھول اس قدر جلد مرجھا جائے ہیں ہر مینا۔ غالباً پانی کی قلت سے یخشک ہو گئے ہیں۔ لیکن اپنی چشم خونبار کے سیلاب سے انکو بھی تروتازہ کر دوں گی۔

لائٹسٹڈر۔ افسوس! جو کچھ میں نے اب تک پڑھا ہے یا بذریعہ قصص و تواریخ کو سنا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عشق صادق میں کبھی آسانی سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی بلکہ یا تو عاشق معشوق کے سلسلہ نسب میں باہم اختلاف عظیم ہوا۔

ہر مینا۔ افوہ! سخت امتحان ہے کہ ایک عالیخانہ ان شخص کسی کینہ کا بندہ عشق ہو۔

لائٹسٹڈر۔ یا عاشق و معشوق کے سن و سال میں بحد فرق ہوا۔

ہر مینا۔ آہ! بڑی نصیبی ہے کہ جوان و بزر میں رابطہ الفت قائم ہو۔

لائٹسٹڈر۔ یا عاشق و معشوق نے بغیر ایک دوسرے کو دیکھے اور فن ثانی کا نشانہ یافت کے صرف دوستوں کے کہنے سننے سے عشق شروع کر دیا۔

ہر مینا۔ بے سخت تباہی ہے اگر عشق کے سے ضروری معاملہ میں دوستوں کے

قول پر اعتماد کیا جائے۔

لائسنڈر۔ اگر ان سب باتوں میں موافقت ہوئی۔ تو لڑائی۔ فساد۔ موت۔ یا بیماری کے کوشش شروع کی کہ عشق میں ناکامی ہو۔ اور عشق سایہ کی طرح تیز رفتار خواب کی طرح مختصر یا اُس بجلی کی طرح سرخ الزوال ہو جائے جو اندھیری اور بھیاں کلمات میں دُفیعہ ظاہر ہو کر چکا چوند پیدا کر دیتی ہے اور قبل اسکے کہ انسان کو اس کہنے کا موقع ملے کہ ”دیکھو“ پردہ ظلمت میں نہاں ہو جاتی ہے۔

سرمیا۔ اگر عاشقان صادق کو اس دارِ ناپائیدار میں ہمیشہ حسرت ہی نصیب ہوئی ہے تو ہم کو بھی صبر اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ غالباً عشق کے ساتھ علاوہ آہ سرد۔ رنگِ زرد چشمِ تر۔ خوابِ غم۔ خیالِ الم کے ناکامی بھی لازمی ہے۔

لائسنڈر۔ بیشک اپنے دل کو اسی طرح سمجھانا چاہئے۔ جگو اس وقت خیال آیا کہ دارالسلطنت کے سات کوئس کے فاصلہ پر میری ایک بیوہ پہنچ رہی ہے جو نہایت دولت مند ہے اور بوجہ لا ولد ہونے کے میرے ساتھ سلوکِ فرزندانہ کرتی ہے۔ ہرمیا اگر تو منظور کرے تو وہاں ہماری شادی ہو سکتی ہے اور یونان کے عت قانون کا بھی اثر نہیں پڑے گا۔ اگر تجھ کو مجھ سے محبت ہو تو کل رات کو اپنے باپ سے چھپکر نکل آ۔ اور جنگل میں شہر سے ایک کوئس کے فاصلہ پر میں تیرا انتظار کروں گا۔ تجھ کو یاد ہو گا کہ ایک تیرے چند رسومِ عبادت بجالانے کیلئے میں پہلے کے ساتھ تجھ سے جنگل میں ملا تھا بس وہی وعظ کی جگہ ہے۔

ہر مینا۔ اے لائسنڈر! میں کیونکر سب سے زیادہ مضبوط کمان اور اُس کے سب سے زیادہ بغیر غیس ٹھنہرے تیر کی قسم کھاتی ہوں۔ میں، جنس کے کبوتروں کی عصمت اور بیگناہی کو شاہرہ بناتی ہوں۔ میں اسکو گواہ کرتی ہوں جو ادراہ میں تعلق کا باعث ہے اور عرش میں کامیابی عطا کرتا ہے۔ وہ تمام قول و قرار عہد و پیمان جو حیلہ جو اور وفا پیشہ مردوں نے بھولی اور نا سمجھ عورتوں سے کئے ہیں۔ اور کچھ دنوں کے بعد بالقصد انکو شکست کیا اور اور جو حیثیت مجموعی شار میں ان تمام الفاظ سے زائد ہوں گے جو خلقت عالم سے لیکر اقشہ تک عورتوں کی زبان سے بھی نکلے ہوں میری طرف سے ضامن ہیں کہ کل جائے مقہور پر تم سے ضرور ملوں گی۔

لائسنڈر۔ اپنا وعدہ بھول نہ جانا۔ دیکھو ہیلن آتی ہے۔

(ہیلن داخل ہوتی ہے)

ہر مینا۔ خوبصورت ہیلن خدا انکو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ کہاں جاتی ہو؟
ہیلن۔ تم مجھکو خوبصورت کہتی ہو۔ اس لفظ کو تبدیل کر دو۔ کیونکہ ڈیمیسٹرس بتھا رہا ہیں کہ

قدیم یونانی عشق کے دلاتا کہ کیونکر کہتے تھے اسکا خیال تھا کہ کیونکر ایک کسین نامیانا لڑکا سے جس کے ہاتھ میں دو حیرت کمان انسان کے شکار کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اسکی بار بڑھتی رہتی ہیں جن سے وہ اڑتا پھرتا ہے۔

سہو دینس سے مراد جن کی دیوی ہے جسکا ہوائی تخت ہمد کو زیا فاختہ کے اڑتا تھا۔ اور یہ دو نو پرندہ معلوم ہاتھ جاتے تھے۔

یہ شاید شکیا پیر نے ہندوستان کا قریب قریب نہیں منا تھا۔ یا ان عورتوں سے صرف دلالت

پسند کرتا ہے۔ اسے خوش قسمت حسین ہرمیا تمہاری آنکھیں راہنما ستاروں کی طرح روشن ہیں اور تمہاری زبان کے شیریں الفاظ اُس کو سے کے نغمہ سے بھی زیادہ دلکش ہیں جو موسم بہار میں گلہ بانوں کو مست کر دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بعض اہل حق ہندی ہوتے ہیں۔ کاش حسن میں یہی صفت ہوتی اور تمہاری خوبصورتی کا ہم پر اثر بڑھاتا۔ میرے آنکھ کان سب تمہارے سے ہو جاتے اور میری زبان میں تمہاری شیریں گفتاری اُتر آتی۔ اگر تمام دنیا میرے قبضہ میں ہوتی تو سوائے ڈیٹرس کو ہر چیز میں اس لئے قربان کر دیتی کہ تمہارے اوصاف مجھ میں آجائیں۔ تم مجھ کو بھی سکھائے۔ تم ڈیٹرس کی طرف کس نظر سے دیکھتی ہو۔ جو اُس کا دل بے قابو ہو کر تمہارا محکوم بن جاتا ہرمیا۔ میں اُسکے سامنے تیوریاں چڑھاتی ہوں اور غصہ ظاہر کرتی ہوں لیکن وہ لاش سے باز نہیں آتا۔

ہیلن۔ کاش میرے سکھانے میں وہ اثر ہوتا جو تمہارا صفت پہلی ہے۔ ہرمیا۔ میں اسکو طعنہ دیتی ہوں۔ بڑا بھلا کہتی ہوں۔ لیکن وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ ہیلن۔ کاش میری التجا اور خوشامد سے وہ نتیجہ نکلتا جو تمہاری سخت زبانی سے حاصل ہے۔

تیوریا۔ جتنی زیادہ میں اسکی حقارت کرتی ہوں اتنا ہی زیادہ میرے پیچھے جاتا ہے۔

ہیلن۔ جتنی زیادہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اتنا ہی زیادہ میرے پیچھے

سکی بے وقوفی یا دیوانگی میں میرا کوئی تصور نہیں۔

صرف تمہارے حسن کا تصور ہے۔ کاش یہ باعث تصور میری پاس ہوتا۔
مخوش ہو۔ اب آئندہ سے ڈیٹرس میری صورت نہ دیکھے گا کیونکہ میں لاسٹڈ
یہاں سے بھاگی جاتی ہوں!

لاسٹڈ کو دیکھنے سے قبل مجھ کو اس شہر میں جنت کا مزہ آتا تھا۔ مگر میری خواہش
معلوم کیا وصف ہے کہ اُس نے بہشت کو میری نظر میں دوزخ سمجھ کر دیا۔
نڈر۔ ہیلن تم سے ہم اپنا راز صاف صاف بیان کئے دیتے ہیں۔ کل رات کو
ماہتاب کا عکس پانی میں پڑ کر اپنا سمولی و تقریب اثر پیدا کرے گا جس
نقیبہ شبنم کو قطرے موتیوں کی طرح پکتے ہوں گے اور جوق عاشقوں کا
ہپ سکتا ہے ہم دونوں چپ کر نکل جائیں گے۔

جگل میں لہجہاں اکثر ہم تم خوبصورت پھولوں کی کاریوں پر لیٹ کر بچپن کے
باہم بیان کرتے تھے، میں لاسٹڈ سے ملوں گی اور اسی وقت یہاں کو چھوڑ
یں نئے جلسوں اور نئے دوستوں کی صحبت میں رہنے کے لئے سفر اختیار کر دیں
ہیں۔ میں اب تم سے رخصت ہوتی ہوں ہمارے حق میں دعا کے خیر کرنا
بھی اپنے ڈیٹرس کے ساتھ خدا کا مایاب کرے۔

لاسٹڈ نے اپنے اقرار پر قائم رہنا۔ اب کل آدھی رات تک ہم دونوں

کی غذائے روحی یعنی ملاقات باہمی سے محروم رہیں گے۔

الائنڈر۔ میں اپنا وعدہ ضرور یاد رکھوں گا۔

(ہر میا جاتی ہے)

ہیلین۔ اب میں بھی تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا کرے جس طرح تم ڈیپٹس ^{ہر میا} عاشق ہو، اسی طرح وہ تپش پیدا ہو جائے۔

(الائنڈر جاتا ہے)

ہیلین۔ دنیا کی بھی عجیب حالت ہے کوئی خوش قسمت ہوتا ہے اور کوئی بد نصیب، تمام شہر میں ہر میا کا حسن میرے برابر سمجھا جاتا ہے لیکن ڈیپٹس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے وہ اس بات کو نہیں دیکھتا جو سوائے اسکے سب جانتے اور دیکھتے ہیں۔

جس طرح ہر میا پر عاشق ہونا اسکی غلطی ہے اسی طرح اس کے لئے دیوانہ ہونا

میری بیوقوفی ہے۔

عشق کی بھی عجیب کیفیت ہے بہت سی بے حقیقت اور کم اصل چیزیں جکی ایک سچا آدمی کی نظر میں کچھ وقت نہیں عشق کی بدولت بڑی قیمتی اور معزز ہو جاتی ہیں۔ بندہ عشق آنکھوں سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت دل کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہے اور اسی سبب سے کیوپڈ کو تصویر میں ہمیشہ نابینا بناتے ہیں۔ عاشق کو غور و فکر کرنے اور عین کو دل دینے سے قبل آزما لینے کی بھی قابلیت نہیں ہوتی اور اسی سبب وہ عجلت و اضطراب کے لئے اندھے کیوپڈ کے پر لگائے جاتے ہیں۔

کیونکہ کوڑا کا اس سبب سے فرض کیا ہے کہ اپنا معشوق انتخاب کرنے میں اکثر غلطی ہوتی ہے۔ جب طرح شریر لڑکے کھیل کود میں اکثر جھوٹی قمیصیں کھاتی ہیں اسی طرح عشق سیکڑا لیا قول و قرار اور عہد و پیمان شکست کراتا ہے۔

دیکھو! ڈیڑھ سو برس ہر مہیا کو دیکھنے سے قبل قسموں پر قسمیں کھاتا تھا کہ سوئے میرے تمام دنیا میں کسی سے اسکو محبت نہیں ہے لیکن جب ان قسموں کی برفباری پر ہر مہیا کی گرمی کا اثر ہوا تو یہ برست گھل گئی اور تمام قول و قرار پانی ہو کر بہہ گئے۔ اب اسوقت میں جا کر ہر مہیا کے بھاگنے کا حال اُس سے بیان کروں گی۔ اور وہ کل یقیناً اُسکے تعاقب میں جائے گا۔ اگر میرے اس خبر دینے سے وہ خوش ہوا اور شکر گزاری ظاہر کرے تو میں سمجھوں کہ بڑی خوش نصیب ہوں۔ اگرچہ اپنے مہمن دوست کا ہاڑ ظاہر کرنا میری طبیعت کے خلاف ہے لیکن اس حیلہ سے جنگل تک اُسکے ساتھ آنے اور واپس آنے کا موقع ملے گا۔ اور میرے لئے یہی باعث تسکین ہے۔

(جاتی ہے)

دوسرا سین

کوئٹس کا مکان

(کوئٹس۔ انگ۔ باطم۔ فلیوٹ۔ اسٹاٹ۔ اور اسٹارویننگ نفل ہوتے ہیں)

کوئٹس۔ کیا ہماری کمپنی کے سب نوجوان موجود ہیں۔

باطم۔ بہتر ہے کہ سب کے نام پرغیہ کاغذ کے موافق پڑھ دو۔

اٹ (باطم بعض یادداشت غلطیوں سے۔ اور طرے۔ رتے نامی است ۱۱۰۰)

کوٹھن۔ یہ اکٹروں کی فہرست ہے جسے بڑھکر تمام دارالسلطنت میں ہماری بادشاہ اور ملکہ کے جشن کے روز نمائش کرنے والا کوئی نہیں۔

باٹم۔ مناسب ہے کہ پہلے خلاصہ نمائش پڑھو۔ اسکے بعد ایکٹروں کے نام لو۔
کوٹھنیں۔ ہمارے تماشے کا یہ نام ہے۔

”ایک نہایت مضحک اور عجیب کھیل جس میں پریس اور تہیسی کی خطرناک درقابلہ ہوتی ہے۔ موت کا بیان ہے۔“

باٹم۔ یہ نامک واقعی ٹھیک اور دلخراش ہوگا۔ اب ایکٹروں کے نام پڑھو اور اُن سے کہو کہ کس شادہ ہو جائیں۔

کوٹھنیں۔ جب میں نام پکاروں تم لوگ یکے بعد دیگرے بولنے جانا۔ کیا کیا باٹم۔
نوربات۔

باٹم۔ حاضر امیرے لئے کیا پارٹ مقرر کیا ہے۔
کوٹھنیں۔ نیکو پریس کا پارٹ کرنا ہوگا۔

باٹم۔ پریس کون ہے؟ مرد یا عورت؟ عاشق یا ظالم بادشاہ۔
کوٹھنیں۔ ایک عاشق ہے جو بڑی بہادری سے اپنی جان دیتا ہے۔

باٹم۔ اگر میں نے اس پارٹ کو دل لگا کر کیا تو چند آنسوؤں کی ضرورت ہوگی۔ حاضرین سے کہو کہ اپنی آنکھوں کا خیال رکھیں کیونکہ میں طوفان بلاؤں گا۔
اے جو سامعین پر زیادہ اثر ہوا تو تسلی کروں گا۔ بہتر تو یہ تھا کہ مجھ کو تسلی

بادشاہ کا پارٹ دیا جاتا۔ کیونکہ میں ظالم بننا بہت پسند کرتا ہوں۔ اگر میں ہر قتل کا پارٹ کرتا یا کسی بلی کو قتل کرتا۔ تو لوگ ایسا محظوظ ہوتے کہ چوڑے کی طرح چیخنے لگتے۔ میں بولتا کرتا (کڑاک کر) چیختے چٹان۔ ہو نکتے ڈھیلے۔ تو میں فقلا۔

”قید خانہ کا“

”چاند کا مچان دن دن چمکے۔“ دیکھ سونٹا قسمت کا۔

یہ بہادرانہ کلام بادشاہ کے لئے مناسب ہے۔ عاشق کو رنج والہم ظاہر کرنا ہوتا ہے۔

اور اور نام پڑھو۔

کوئٹھ۔ فلیوٹ۔ لویا

فلیوٹ۔ حاضر

کوئٹھ۔ تھو تھو کا پارٹ کرنا چاہئے۔

فلیوٹ۔ تھو تھو کون ہے؟ کوئی جہاں گردش۔ بہادر نوجوان نازک بدن سیم۔ کسٹن یٹی۔

کوئٹھ۔ یہ پریس کی مشوقہ ہے۔

فلیوٹ۔ ناصحاب مجھے عورت کا پارٹ نہ دو۔ میرے وارھی نکل آئی ہے

کوئٹھ۔ کیا مضائقہ ہے؟ تم منہ پر نقاب ڈال لینا اور نرم آواز سے بولنا۔

باتم میں بھی اپنا منہ چھپا کر تھو تھو بن سکتا ہوں میں ایک نہایت ہی خطرناک نازک آواز سے بولوں گا اور آہستہ سے کہوں گا۔ پریس پریس۔ کیا یہ پریس ہے؟ میں

تیری پیاری سبھی ہوں

کوئینس نہیں نہیں۔ بھگو اپنا ہی پارٹ کرنا چاہئے۔

باپٹم۔ شیر کا پارٹ خوشی۔

کوئینس۔ اشارہ یلنگ۔ درزی۔

اشارہ یلنگ۔ حاضر۔

کوئینس بھگو، سبھی کی ماں بننا چاہئے، "اسناؤٹ۔ قلعی گر"

اسناؤٹ۔ حاضر!

کوئینس بھگو پریس کا باپ ہونا چاہئے۔ اور میں تھریس کا باپ بنوں گا۔ "سنگ
برہمنی تم شیر بنو بس تماشہ تیار ہے۔

سنگ۔ اگر تمہارے پاس شیر کا پارٹ لکھنا ہو اس وجود ہو تو بھگوا بھی سہ دیکھو کہ
سیر حافظہ خراب ہے اور بھگوا دیر میں یاد آتا ہے۔

کوئینس۔ شیر کا پارٹ تم اپنی طبیعت سے کر دینا کہونکہ اس میں سولے چھنے کے چکر ہیں۔
باپٹم۔ شیر کا پارٹ بھگوا دو میں خوب کروں گا۔ ایسا جیخوں ایسا جیخوں کہ سب جائیں
اور بادشاہ کہنے لگے کیاں ذرا بھر چھ دو۔

کوئینس۔ تم اس پارٹ کو اس سختی سے کرو گے کہ کلک اور تمام لیٹیاں ٹڈ جائیں گی۔
جو ہم سب لوگوں کے پھانسی پانے کے لئے کافی ہے۔

باپٹم۔ بے شک۔ اگر لیٹیاں ٹڈ گئیں تو پھانسی دینے سے زیادہ عمدہ کوئی سزا دے

پاس ہمارے لائق نہیں ہو سکتی۔ مگر میں اپنی آواز کو ایسا کر خست کروں گا کہ فاختہ یا ببل کی طرح بولوں گا۔

کوئینس۔ تھکو پر میس ہی بننا چاہئے کیونکہ پرس ایک خوبصورت۔ خوش پوشاک۔ خوش وضع نفیس مزاج نوجوان ہے۔ اور تمہارے سوا یہ پارٹ کوئی نہیں کر سکتا۔ باٹم۔ اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو تو میں ہی یہ پارٹ کر دوں گا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ میں ڈارہی کس رنگ کی استعمال کروں۔ کوئینس۔ جو تم کو پسند ہو۔

باٹم۔ خاک کی داڑھی۔ نارنجی داڑھی۔ کالی داڑھی۔ زرد داڑھی۔ لال داڑھی چھوٹی داڑھی۔ بڑی داڑھی۔ فرنچ داڑھی نیچی داڑھی۔ جرسن داڑھی۔ چینی داڑھی۔ انگریزی ڈاڑھی۔ سنڈی ڈارہی۔ جڑھی داڑھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر طرح کی استعمال کر سکتا۔ کوئینس۔ تم خود ہی انتخاب کرو۔ تمام استادوں سے اس وقت میری گزارش ہو کہ اپنے پارٹ کل خستے قبل تیار کر لیں۔ اور جنگل میں شہرے ایک میل کے فاصلہ پر جھکولیں۔ تاکہ ہلوگ وہاں خفیہ طور پر اپنے پارٹ دھرا لیں۔ میں اس عرصہ میں خلاصہ تماشائیاں کر کے ڈیوک کے پاس روانہ کرتا ہوں۔

یا ٹم۔ ہم سب وہاں جمع ہوں گے اور نہایت بہادری اور سفایت سوانا کام کریں گے۔ کوئینس۔ کل رات کو جنگل میں شاہ بلوط کے درخت کے نیچے ملاقات ہوگی۔

تم رخت۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرا ایک

پہلا سین

دارالسلطنت کے قریب ایک جنگل میں

(ایک جانب سے ایک بری اور دوسری طرف سو پکٹ اُٹل ہوتے ہیں)

پاک۔ انے بری۔ تو اسوقت کہاں پھر رہی ہے۔

بری۔ پہاڑیوں۔ گھاٹیوں۔ چھاڑیوں۔ جنگلوں۔ باغوں۔ سینہ زاروں۔ طوفانوں

اور آتشکدوں میں چاند سے بھی زیادہ سریع السیر ہوں۔ اور ہر جگہ پھرتی رہتی ہوں

سیرے سپرد یہ خدمت ہے کہ ملکہ پرستان کے لئے سینہ زاروں پر شبنم کے قطروں کو

انگوٹھیاں تیار کروں۔ اسوقت قطرات شبنم کی تلاش میں جاتی ہوں تاکہ بعض رختوں

کے کانوں میں موتی لٹکا دوں۔ کیونکہ ملکہ سے اپنے ہمراہیوں کے بہت جلد بہانے اور دھوکے

اب رخصت ہوتی ہوں

پاک۔ آج بادشاہ کا بھی اسی جنگل میں عیش و عشرت کرنے کا قصد ہے اس لئے خیار

اپنی ملکہ کو اس کے سامنے نہ آنے دینا کیونکہ اس خوبصورت شاہزادہ کے سب سے جگمگہ چہرہ پر

اور اتنا خادم بنا رکھا ہے بادشاہ اس سے سخت ناراض ہے۔ ایسا خوبصورت پریل کیا ہوا

لے کر کسی زمانہ تک دربار میں مامور تھا کہ وہاں خوبصورت لوگوں کو چرا لے جاتی ہیں اور ان کی جگہ بدورت

دیکھ کر بھاتی ہیں جو کچھ دونوں میں مچاتے ہیں۔ یہ خیال تہیہ و تہنہ کے ساتھ ہندوستان میں بھی تھا اور اب بھی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک بیماری ایسی جو بچہ کو اٹھا لیتی ہے اور وہ سر پھوڑ جاتی ہے جو شہر کی

مجھ کو کبھی نہیں لائی تھی اور حاسد ابران چاہتا ہے کہ لڑکا اسکی فوج میں سردار بن کر رہے۔
 اور اُسکے ساتھ جنگلوں اور بیابانوں کی خاک پھانکا کرے۔ لیکن ملکہ ادسکو باجبر اپنے پاس
 رکھے ہو۔ اُسکو بچوں کو کاڑیوں پھاتی ہے اور پیار کرتی ہے اسی سبب سے شہر یا جنگل۔
 باغ یا بیابان میں کسی صاف چشمہ کے کنارے یا دلفریب چاندنی رات میں جہاں کہیں
 بادشاہ اور ملکہ کا سامنا ہوتا ہے۔ باہم لڑائی ہونے لگتی ہے اور اُنکے ہمراہی پر زار خوف
 کے مارے چھوٹے چھوٹے پھولوں میں گھس کے چھپ رہتے ہیں۔ —

پری۔ یا تو تیری صورت و شکل پہچانتے ہیں مجھ سے بالکل غلطی ہوئی ہے یا تو وہی شہر
 اور بدعاش جن ہے جبکہ نام رابن گڈفیلو ہے۔ کیا تو وہ جن نہیں ہے جو دیہات کی
 کنواری لڑکیوں کو ڈرایا کرتا ہے؟ خوف دلانے کے لئے وہی ہتھکڑیاں پہنتا ہے۔ چکی پیتا ہے
 رات کے وقت سافروں کو گمراہ و پریشان کر کے اُنکی تکلیف پہنچاتا ہے؟ جو لوگ
 تجھ کو سردار جنات یا مہرمان پک کہتے ہیں انہیں تو عنایت کرتا ہے۔ اور اُنکے کام
 کر دیتا ہے۔

پک۔ تو سچ کہتی ہے۔ میں وہی آوارہ گرد سخا جن ہوں۔ میں ابران کو خوش کرنے
 اور ہنس لانے کے لئے گھوڑے کی آواز بنا کر اور اسکی ہونگھا کر بڑے موٹے تازے گھوڑوں
 کو ست کر دیتا ہوں۔ پک بک کرنے والی بڑھی عورتوں کے پیالہ شراب میں سوخت
 کر چمک جاتا ہوں اور جب وہ پیالہ اپنے منہ سے لگاتی ہیں تو اس دور سے اُنکے
 زبانوں کو شراب انکے کپڑوں پر گر جاتی ہے جب کوئی بڑھی عورت کوئی سنگین قصہ

بیان کرتی ہوئی اُدھر سے اُدھر گزرتی ہوئی تپائی بن جاتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دھوکے میں پھنس جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھی اور میں بٹا۔ وہ گری اور قہقہہ پڑا۔ پھلو ایسے تاشوں میں بہت لطف آتا ہے دیکھو بادشاہ آ رہا ہے اسکے لئے جگہ خالی کر دو۔ پری۔ اُدھر سے میری مکہ بھی آ رہی ہے کاش بادشاہ اس وقت یہاں سے چلا جاتا۔ (ایک جانب سے آبران سے درباریوں کے داخل ہوتا ہے اور دوسری

طرف سے بیٹیاں ہمراہیوں کے آتی ہے)

آبران۔ اے مغرور بیٹا شب بام میں تجھ سے ملکر میں خوش نہیں ہوا۔

بیٹیا۔ یہ کون ہے حاسد آبران ہے!۔ اے پرلویہاں سے بھاگ چلو میں نے قسم کھائی ہے کہ اُسکے ہمراہی اور صحبت سے پرہیز کریں گی۔

آبران۔ اے بد معاش۔ آوارہ گرد ٹھہر جا۔ کیا میں تیرا دشمن اور مالک نہیں ہوں؟ بیٹیا۔ اس حالت میں پھلو تیری بی بی بننا چاہئے لیکن میں جانتی ہوں کہ تو اکثر پرست سے چھپ کر نکل جاتا تھا اور شکل انسانی اختیار کر کے دیہات میں گلیاؤں کی چھوٹی لڑکیوں سے عشق بازی کیا کرتا تھا اور اب جی ہندوستان کے پرفضا میدان چھوڑ کر تو اس وقت کیوں آیا۔ ہے؟ صرف اس غرض سے کہ آوارہ اور بیغیرت پہاڑی تیری مشفقہ کی تہنیں سے شادی ہونے والی ہے اور تو ان دونوں کے بستر کو برکت

پریوں کے قدم سے گہر میں برکت آتی ہے اور شادی بیاہ کے موقع پر انکی موجودگی مبارک سمجھی جاتی ہے۔ اس قسم کے بیانیہ خیالات معلوم نہیں کیسے تک کس طرح پہنچے۔ ہم

دینے اور عیش و آرام نصیب کرانے آیا ہے۔

ایزان۔ بیٹیا۔ جھکوپا لیتا کے ساتھ میرے عشق کا ذکر کرتے شرم نہیں معلوم ہوتی۔ حالانکہ تنہا بیس کے ساتھ تیرے عشق و محبت کی داستان میں سن چکا ہوں اور تو بھی ہے۔ آگاہ ہے میں جانتا ہوں کہ تو نے بعض نازک وقتوں میں اسکو بچایا ہے اور جھکویہ بھی خبر ہے کہ تیرے ہی سبب سے اُس نے چند کس اور خوبصورت لڑکیوں سے اپنے عہد و پیمان شکست کئے ہیں۔

بیٹیا تو نے رشک و حسد سے یہ جھوٹے قصے تصنیف کئے ہیں، موسم بہار کے آغاز سے اس وقت تک کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ جھاڑوں۔ باغوں۔ جنگلوں۔ سبزہ زاروں میں۔ یا چشموں دیاؤں۔ نہروں۔ سمندروں کے کنارے ہم ناچنے لگنے کیلئے جمع ہوئے ہوں۔ اور تو نے اپنے بیہودہ شور و روش سے ہمارے لہو و لب میں خلل نہ ڈالا ہو۔ ہواؤں نے جب ہمارے گانے کی آواز نہ سنی تو موع باک سمندر سے خراب گہرا آواز لائیں جس سے دیا اسقدر بڑھ گئے کہ سیلاب کا اندیشہ ہوا۔ بیل محنت کرتے کرتے تھک گئے۔ کسانوں کے پسینہ نکل آیا اور غلہ تیار نہوا۔ اگر سبز بایاں پلیدی ہو گئی پسینہ۔ چونے کی نوبت نہ آئی۔ کوئے اور گدھ بھیڑوں کا گوشت کھا کھا کر فریہ ہو گئے۔ تمام دنیا کے لطف موقوف ہو گئے۔

چونکہ جھکوناچے کا موقع نہیں ملتا اس لئے سہرو پر قدم کے نشان بھی نہیں
سان صبح اُٹھ کر جب سبزہ پریشان نہیں پاتے تو حیرت سے کہتے ہیں کہ اکی جاو

کھیل کیا ہوئے۔ اب کسی رات کو بھین نہیں گائے جاتے اسی سبب چاند نے جو طوفانوں کا مالک ہے۔ ہوا کو ایسا نرم کر دیا کہ تمام عالم میں بیاریوں کی کثرت ہے۔ اب موسموں کا تغیر بھی ایسی بے انتظامی سے ہوتا ہے کہ موسم بہار میں پالا گرتا ہے اور موسم خزاں میں پھول کھلتے ہیں۔ موسم بہار۔ سرما۔ خزاں۔ گر۔ سب اس طرح جلد جلد بدلتے آتے ہیں کہ دنیا حیرت میں گرفتار ہے اور موسموں کی شناخت مشکل ہو گئی ہے۔

یہ بے انتظامی ہمارے باہمی فساد کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے ذمہ دار ہم ہی تھے۔

آبرائے تنگو اسکی اصلاح کرنا چاہئے۔ یہ سراسر تھارا قصور ہے۔ تم میری رائے کو خلاف کیوں چلتی ہو یا میں صرف ایک بچہ مانگتا ہوں اور اسکو عزت کی اپنے ہمراہ رکھوں گا۔ بٹینا۔ ناظر جمع رکھو۔ تمام پرستان کے عوض بھی میں اس لڑکے کو نہ دوں گی۔ اس بچہ کی ماں نے میری بہت عبادت کی تھی۔ میں اس سے باتیں کرنے اور اسکا دل خوش کرنے اکثر ہندوستان جاتی تھی جس زمانہ میں وہ حاملہ تھی اور یہ بچہ اُسکے رحم میں تھا وہ میرا دل پہلانے کے لئے طرح طرح کے تہاتر کیا کرتی تھی مگر وہ فانی تھی اور قضاے الہی ہو گئی۔ اب اسکی یاد دہا کر میں میں اس بچہ کی پرورش کرتی ہوں اور ہرگز خدا انکر دیں گی آبرائے اس جنگل میں تم کب تک قیام کرو گی؟

نیا۔ شاید تھیس کی شادی تک میں یہاں رہوں۔ اگر تم ہمارے ساتھ تاراج کلائے۔

دور نہ مجھ سے الگ رہو اور میں کوئی اور جگہ تلاش کروں گی۔

آبران۔ بچہ بھکودیدو تو میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔

بٹینا۔ یہ بچہ تو تمام پرستان کے عوض بھی ندوں کی۔ پر یہاں سے بھاگ چلو۔ کیونکہ اگر کچھ دیر احد قیام ہوا تو گالی گلوچ تک نوبت پہنچے گی۔

(بٹینا مع ہمارے بیوں کے جاتی ہے۔)

آبران۔ جادو ہو مگر قبل اسکے کہ تو اس سبزہ زار سے باہر جائے میں تجھ کو اس بد سگیا بدسلوٹن گا۔

پگ! ادھر آ۔ تبھکویا دے کہ ایک مرتبہ میں سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور ایک دیباٹی بری پھیلی میرا اس خوش الحانی سے نغمہ سرائی کر رہی تھی کہ سمندر کی خطرناک موجیں اسکی نازک آواز شکر خاموش ہو گئی تھیں۔ اور تو جس ستارے اُسکا گانا سننے کے لئے اپنے آسمانی برج چھوڑ کر زمین پر آگئے تھے۔

پگ۔ مجھے یاد ہے

آبران۔ اسی وقت میں نے ایک سیر دیگی جو تیری نظروں سے نہاں تھی میں نے دیکھ کر گھوٹ چڑھا۔ چاند اور زمین کے درمیان صلح اڑ رہا ہے۔ اور ایک خوبصورت عورت

علا گوئیں الخبتہ ملکہ انگلستان کی طرف اشارہ ہے جس نے تمام عرشا دی نہیں کی۔ کہتے ہیں کہ یہ کئی قوجاؤں پر عاشق ہوئی اور ہر مرتبہ یقین ہوتا تھا کہ ابکی ضرورتا دی کہلے گی۔ لیکن وہ ہر بار بچ بچتی۔ اس کا قول تھا کہ شادی کے بعد بھکواپنے شوہر کی اطاعت کرنا پڑگی اور بادشاہ کو حکم نہ ہونا چاہئے۔

کی طرف جو مغرب میں فرزندِ واسے۔ اپنا نشانہ لگا رہا جو اُس نے ایسی محبتی اور چالاکی کے ساتھ اپنی کمان سے عشق کا تیر چھوڑا کہ یہ ہزاروں دلوں کا خون کرنے کیلئے کافی تھا لیکن اتفاق سے تیر چاند کی شریف اور باعصمت شاعر سے ٹکرا کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اور وہ کنواری ملکہ اپنی تمام عمر پاکبازی اور آزادی میں بسر کر گئی۔

میں نے اس وقت بغور دیکھ لیا تھا کہ یہ تیر ایک چھوٹا پھول برگر اجکار رنگ پھلے

سفید تھا اور اب زخمِ عشق سے گلابی ہو گیا۔ روکیاں بس پھول کو کالہی کا عشق

(نورِ مست) کہتی ہیں۔ ایک باریہ پودھا میں نے تھکوا بھی دکھایا تھا۔ اس پھول میں تاثیر ہے کہ

اگر سوتے ہوئے آدمی کی آنکھ میں اس کا عرق ڈال دیا جائے تو بیدار ہونے کے بعد جس چیز پر

اسکی نظر پہلے پڑے گی وہ اس کے عشق میں دیوانہ ہو جائے گا۔ تو اس وقت وہ پھول تو ڈلا۔

اور بہت جلد واپس آ۔

پاک میں چالیس منٹ میں تمام دنیا کا چکر لگا سکتا ہوں۔

(پاک جاتا ہے)

آبران۔ اس پھول کو لیکر میں ٹیمنا کو تلاش کروں گا اور جو وقت وہ سوتی ہوئی ملے گی اس

عرق کے چند قطرے اسکی آنکھ میں پکا دوں گا۔ جگنے کے بعد جس چیز پر اسکی نظر پہلے پڑے گی

خواہ وہ شیر ہو یا بچہ۔ بھیڑ یا سانپ۔ شریر بندر یا محنتی لنگور۔ وہ اس کے عشق میں دیوانہ

ہو جائے گی۔ جب وہ تبدیل کیا ہوا پتھر ہو کہو لجائے گا اس سحر کو بہرہ دوسرے پھول کے

دفعہ کر دے گا۔ آہا۔ یہ کون آ رہا ہے؟ مجھ کو تو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے۔ ذرا انکی باتیں سنو

(ڈیٹرس داخل ہوتا ہے اور ہیلن اُسکے پیچھے آتی ہے)

ڈیٹرس - میں تجھ سے محبت نہیں کرتا ہوں۔ تو میرے ساتھ نہ آ۔ بالائسنڈر ادراخو بھڑو
ہر سیا کہاں ہیں؟ ایک کو میں قتل کروں گا اور دوسری مجھے قتل کرتی ہے۔ تو نے کہا تھا
کہ وہ دونوں چھپ کر اس جنگل میں آئے ہیں۔ میں دیوانہ دارانگی تلاش میں یہاں گھوم رہا ہوں
اور وہ کہیں نظر نہیں آتے۔ تو یہاں سے دور ہو اور میرا قاتل نہ کر۔

ہیلن - ڈیٹرس۔ تیرا دل منافطیس کی طرح سخت ہے اور تو مجھ کو کہینچتا ہے قہج ہے
کہ میرا دل اگرچہ فولاد کی طرح کھرا ہے لیکن منافطیس سے اصل نہیں ہو جاتا۔ تو اپنی قوت
کہربانی چھوڑ دے اور میں تیرا قاتل نہ کر سکوں گی

ڈیٹرس - کیا میں تجھ کو بہکانا ہوں؟ یا کبھی عشق و محبت کی باتیں کرتا ہوں؟ بلکہ میں نے
توصاف صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ مجھ کو نہ تجھ سے محبت ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

ہیلن - تاہم میں تجھ سے محبت کرتی ہوں۔ میں تجھ سے صرف اسی سلوک کی خواہش رکھتا ہوں
ہوں جو تو اپنے کتے سے کرتا ہے۔ جتنا زیادہ تو مجھ کو گھر کے گائنتی ہی زیادہ میں محبت
کروں گی۔ مجھ سے نفرت کر۔ مجھے مار۔ چھوڑ دے خبر نہ لے جو چاہے کر۔ صرف یہ جانت
ہے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ پھر دوں۔ اب اس سے کم کیا ہو سکتا ہے۔ کتنے کی طرح
ساتھ رکھنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں اور میں اسی کو عزت سمجھتی ہوں۔

ڈیٹرس - میرے دل کی نفرت کو تو جو شش نہ دلا۔ میں جس وقت تجھ کو دیکھتا ہوں میرا
دل پرچوٹ لگتی ہے۔

ہیلین۔ جس وقت میں تجھ کو نہیں دیکھتی میری بھی یہی حالت ہوتی ہے۔

ڈریٹرس۔ اگر یہ شہور ہو گیا کہ تو شہر چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے ساتھ رات کو نکلی ہے جو تجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اور انسان بیابان میں اُسکے ساتھ درخشنگی کا قیمتی خزانہ

ہمراہ لئے پھر رہی ہے تو لوگ تیری عصمت اور حیا پر طعنہ زنی کریں گے

ہیلین۔ مجھ کو تیری پاکبازمی اور نیک طینتی پر بہت اعتماد ہے۔ علاوہ اسکے میں قوت

غیر اچہرہ دکھتی ہوں تو وہ آفتاب کی طرح روشن نظر آتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ رات

نہیں ہے۔ تمام دنیا میں میں صرف تمہیں کو انسان سمجھتی ہوں اس لئے جنگل میں میرے

نزدیک تمام دنیا موجود ہے۔ جب تمام عالم اس وقت میرے حرکات کا گواہ ہے تو مجھ پر

تنہا پھرنے کا الزام کیونکر لگایا جاسکتا ہے

ڈریٹرس۔ میں اب بھاگ کر کسی جھاڑی میں چھپ رہی ہوں اور تجھ کو جنگل جانوروں

کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

ہیلین۔ کسی خوفناک درندہ کا ایسا سخت دل نہ ہو گا جیسا تیرا ہے مجھ بھاگنے کا تجھ اختیار

ہے۔ لیکن دنیا میں ایک پُرانی مثل تھی وہ اُلٹ جائیگی۔ لوگ کہتے تھے کہ اپالو ڈیفینی

کے پیچھے دوڑا۔ مگر اب کہتے ہیں کہ اپالو بھاگتا ہے اور ڈیفینی اس کا تعاقب کرتی ہے۔ یا ایک

قدیم یونانی آپالو کو رب النوع موسیقی کہتے تھے۔ اور جن کتابوں میں اسکو ”سورج کا دیوتا“ بھی لکھا ہے۔

انسانی رات اسکی کرامتیں اور اسکے عشق و محبت کی داستانیں ہمارے راجہ اندر ہی بہت مشابہ ہیں۔

یہ ڈیفینی ایک ”دنیائی دیوتا“ کی لڑکی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اپالو اسکے پیچھے دوڑا تھا اور جب اُس نے

کوئی ضرورت نظر نہ آئی تو اپنے حق میں بددعا کی جس سے وہ فوراً دھست بن گئی۔

کمزور ہر فی پچھتے کو پکڑ لے دوڑتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ جس وقت کوئی طاقتور بھاگتا ہو اور کمزور تاقب کرنا چاہے تو محض فضول ہے۔

ڈیٹرس۔ میں تیری بخشش سننا نہیں چاہتا۔ مجھ کو جانے دے۔ اور اگر میرا بچہ نہ چھوڑیگی تو مجھ لے کہ اس جنگ میں تجھ کو کوئی صدمہ پہنچا دوں گا۔

ہیلن۔ اس جنگ میں کیا موقوف ہے تو مندریں۔ شہر میں۔ باغ میں۔ بازار میں ہر جگہ لڑائی ہو رہی ہے۔ اے ڈیٹرس تیرے یہ ظالم صرف میرے لئے نہیں بلکہ تمام جنس لوگوں کے لئے سخت توہین ہیں۔ ہم لوگ عشق و محبت کے لئے مردوں کی طرح لڑنا نہیں سکتے۔ ہم اس لئے بنائے گئے ہیں کہ لوگ ہکورا ضعی کریں نہ کہ ہم مردوں کی اٹنی خوشامد کریں پھر۔

(ڈیٹرس جاتا ہے)

تو مجھ سے بھاگتا ہے مگر میں تیرا چھپا کروں گی کیونکہ یہ سختیاں بھی میرے لئے باعث نفع ہیں اور اگر تو مجھ کو اپنے ہاتھ سے قتل بھی کر ڈالے تو میں اس کو اپنے حق میں بہشت کی نعمتوں کے برابر سمجھوں گی۔

(ہیلن جاتی ہے)

ابراہم۔ اے خوبصورت عورت خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو نے حق و فانیات ثابت کر دی ہے ادا کیا اور اب میں ایسی کا یا پلٹ کے دیتا ہوں کہ اس سبزہ زار کے باہر نکلنے سے قبل ہی وہ تیرے عشق میں گرفتار ہو گا اور تو اس سے بھاگتی پھر گی۔

(دیکھتے دوبارہ داخل ہوتا ہے)

سے رات کے گشت کرنے والے تو واپس آگیا۔ پھول بھی لایا یا نہیں؟

پاک۔ جی ہاں یہ حاضر ہے۔

آئران۔ یہ پھول جھکو دے۔ مجھ کو معلوم ہے کہ نہر کے کنارے جہاں جنگلی منہدی کے پھول
کھلے ہیں۔ اور ہم قہم خوشبودار اور خوبصورت پھول ایک جگہ جمع ہو کر فحش قالین کا اُطف
دیتے ہیں۔ ہرے بھرے سبزے کا تخت ہے اور گل نافرمان صدر پر اپنا روپ دکھا رہا ہے۔
ایک تہایت نفیس اور دلکش چھوٹا سا شامیانہ کھینچا ہے جس کے نیچے مینا پھولوں کی خوشبو
سے مست ہو کر کبھی کبھی سو جاتی ہے۔ اور اس جگہ سانپ اپنی کچل ڈال دیتے ہیں جو ہماری
پروں کے لباس کے کام آتی ہے۔ اب میں وہیں جا سٹا ہوں اور اس پھول کا عسرق
اسکی آنکھوں پر پکاؤں گا۔

تھوڑا سا عرق تو بھی لے اور اس جنگلی میں تلاش کر۔ سمجھکو یونان کی ایک خوبصورت
عورت ملے گی جو ایک قابل نفرت جوان پر عاشق ہے۔ اس نوجوان کی آنکھوں میں عیق
ٹپکا دینا۔ اس نوجوان کو تو لباس سے پہچان لے گا۔ مگر یہ کام ایسے وقت کرنا جب وہ
جہاں نصیب لڑکی اس کے پاس ہو تاکہ بیدار ہونے کے بعد پہلے اُسی پر نظر پڑے۔
پاک۔ آپ اندیشہ نہ کریں۔ میں یہ کام نہایت ہوشیاری سے کروں گا۔
(دونوں جاتے ہیں)

”یٹھے ٹھروں میں ٹبلبل دے اس گھڑی یہ ٹھہری۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔“

لَآ۔ لَآ۔“

”رات نکلو ہو مبارک اب صبح پھر لوں گی۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔ لَآ۔“

(پریاں جاتی ہیں۔ بیٹنا ٹھہری ہے۔ آبران داخل ہوتا ہے۔ اور محبت کا

عرق بیٹنا کی آنکھوں پر ٹپکاتا ہے)

— آبران: میں اس ٹھول کی تاثیر ادھس عرق کی خاصیت سے یہ حکم کرتا ہوں کہ بیلر

ہونے کے بعد جو چیز تجھ کو پہلے نظر پڑے۔ خواہ وہ کتنا ہو۔ یا لٹی۔ یا رسچہ۔ یا چیتا۔ یا گدھا۔

وہ تیری آنکھوں میں بہت خوبصورت معلوم ہو اور تو اس کے عشق میں مبتلا اور دیوانی

ہو جائے۔ اور میں یہ بد عادتیا ہوں کہ تو ایسے وقت جگے جب کوئی کریمہ نظر نہ

تیرے سامنے ہو۔

(آبران جاتا ہے۔ لائسنڈر اور ہریا داخل ہوتے ہیں)

لائسنڈر: اے میری پیاری تو جنگل میں چلتے چلتے ٹھک گئی ہے اور میں اس

بہیمانک راست کی تاریکی میں راستہ بھی ٹھول گیا ہوں۔ اگر مناسب ہو تو تھوڑی دیر

ہم یہاں آرام کر لیں اور جب سپید صبح ظاہر ہو جائے اپنی منزل شروع کر دیں۔

ہرمیا: میں بہر حال تابع فرمان ہوں۔ تو اپنے لئے کوئی جگہ سونے کے قابل تجویز کر لے۔

کیونکہ میں اسی جگہ نہر کے کنارے سونا چاہتی ہوں۔

لائسنڈر: ہم دونوں کی آرام کے لئے ایک ہی مقام کافی ہے جب جاوے گا دلائل یک

ہے۔ روح ایک ہے۔ اور ہم دونوں باہم رشتہ اُلفت و محبت سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو ہاوی خواہ گناہ بھی ایک ہونا چاہیے۔

مہر میاہ نہیں۔ میرے پیارے لائسنڈر نہیں۔ تم زیادہ اصرار نہ کرو۔ اب میری خاطر اس قدر قریب نہ لیٹو۔ ذرا دور ہٹ کر!

لائسنڈر کسی جڑے خیالی کو تم اپنے دل میں جگہ نہ دو کیونکہ تمہاری عصمت کا خیال مجھ کو تم سے زیادہ ہے۔ گو عاشق معشوق کے راز دنیا ز کوئی نامہرم نہیں سمجھ سکتا لیکن دراصل ان دونوں میں کبھی باہم اخلاف نہیں ہوتا۔ جب دونوں کے دل ملے ہوئے ہیں تو گویا کہ ایک ہی دل ہے جب دونوں کا قلب ایک دوسرے سے تعلق رکھتا ہے تو گویا ایک ہی ہے۔ سفرِ یہ دونوں بالکل ایک ہوتے ہیں اور کوئی فرق باہم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جگر کے حصے جدا کرنا اور عاشق کو اپنے پاس سونے نہ دینا کسی طرح مناسب نہیں ہو۔ پیاری مہر میا! میں اس دعوے کے ثبوت میں ہرگز دروغ گوئی نہیں کرتا ہوں۔

مہر میا۔ لائسنڈر اتیری باتیں بڑی دل فریب ہیں۔ میرا یہ منشا ہرگز نہ تھا کہ تم غلط بیانی کر تو ہو۔ لیکن میں التجا کرتی ہوں کہ براہ مہربانی تم الگ ہٹ کے لیٹو۔ دنیا کے لوگ معاشق و معشوق کے شکات سمجھ نہیں سکتے۔ ایک کنواری لڑکی کا کسی نوجوان کے پاس لیٹنا ایسا خیال کرتے ہیں۔ اور اب میں دعا کرتی ہوں کہ تیری رات آرام سے بسر ہو اور تمام رات آرام سے بسر ہو۔ لائسنڈر۔ اس دعا کے واسطے میں بھی آمین کہتا ہوں۔ اور اس قدر زیادہ کرتا ہوں کہ میری عشق کم ہو میری غم خیز ہو جائے۔ خدا کرے کہ وہ تمام آرزو جواب میں نصیب ہو سکے۔

تمہارے حصہ میں رہے۔

ہرمیسا میں کہتی ہوئی اس آخری دعا کا نصف حصہ اس شخص کو ملے جس نے یہ دعا مانگی۔
(دونوں الگ الگ گئے تھے)

(پک داخل ہوتا ہے)

پک۔ میں تمام جگہ میں پھرا لیکن اس یونانی جوان کا پتہ نہ چلا۔ جسکی آنکھوں میں عروق
ڈالے گئے تھے جو حکم ہوا تھا۔ آج کی رات کیسی بویا نک ہے! اس وقت ہر طرف سناٹا ہے۔
آہا۔ یہ کون پڑا ہے؟ یونانی لباس پہنے ہے۔ یہ تو وہ شخص نہیں ہے جو اس سین لڑکی
سے نفرت کرتا ہے؟ ہائے۔ یہ غریب لڑکی ادھر الگ پڑی ہوئی ہے۔ اس کے قریب اس
اندیشہ سے نہیں جاتی کہ شاید اپنے پاس سے ہٹا دے۔ اور ذلت اُصیب ہو میں ابھی
اسکی آنکھوں پر حمر کئے دیتا ہوں اور اس عرق کی تاثیر سے حکم کرتا ہوں کہ جو وقت یہ بیدار ہو
پھر غلبہ عشق سے اسکی آنکھوں میں نیند نہ سمائے مگر یہ بھی حکم کرتا ہوں کہ یہ میرے چل جانے
کے بعد جگے۔ کیونکہ مجھ کو آبران کے پاس فوراً حاضر ہونا ہے۔

(پک جاتا ہے۔ ڈیڑیس داخل ہوتا ہے اور ہیلن اس کے پیچھے آتی ہے)

ہیلن۔ ڈیڑیس ذرا ٹھہر جا کہ میں تیرے برابر آ جاؤں پھر تجھے اختیار ہے چاہے مجھے قتل کر دے۔
ڈیڑیس۔ میں حکم کرتا ہوں کہ تو یہاں بے چلی جا اور میرا تعاقب نہ کر۔
ہیلن۔ کیا تو مجھ کو اندھیری رات میں تنہا چھوڑ دے گا؟
ڈیڑیس۔ تجھے ٹھہرنے یا جانے کا اختیار ہے میں جاتا ہوں۔
(ڈیڑیس جاتا ہے)

ہیلین۔ اس فضول دور و دھوپ میں میری سانس پھول گئی جتنی زیادہ میں اسکی خوشامد کرتی ہوں اتنی ہی میری وقت گھٹتی ہے۔ معلوم نہیں اسوقت ہر مینا کہاں ہے؟ اسکی آنکھوں میں ہلاکت کشش ہے؟ اور اسکا حسن نہایت دلفریب ہے۔ اسکی آنکھوں میں ایسی روشنی کہاں سے آگئی؟ یہ تمکین آنسوؤں کی وجہ سے تو ہونہیں سکتی کیونکہ رونے کا اتفاق تو ہم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ نہیں۔ ایک آنکھوں سے کیا ہوتا ہے میں بد صورت ہی ایسی واقع ہوئی ہوں کہ جنگل درندے بھی میرے قریب نہیں آتے اور مجھ سے دوڑھا گئے ہیں۔

جب جانور تک میرے پاس آتے ڈرتے ہیں تو کیا تعجب ہے کہ ڈیڑھ سال انسان ہو کر میری صورت سے متفر ہو۔ یہ بڑی بیوقوفی تھی کہ میں نے ان دوشیشے کے ٹکڑوں کا ہر مینا کی دلفریب آنکھوں سے مقابلہ کیا۔ مگر یہ کون ہے؟ لائسنڈرا زمین پر پڑا ہے یہ زندہ ہی مگر گیاہ کہیں خون یا زخم کا نشان تو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لائسنڈرا اگر تم زندہ ہو تو اٹھو۔ لائسنڈرا۔ (جاگ کر) اے خوبصورت ہیلین میں تیرے لئے آگ میں پھاند نیکو تیار ہوں تو قدرت کی صناعتی کا نمونہ ہے۔ تیرے صاف اور شفاف سینے سے تیرے دل کا اندر دنی حالات نمایاں ہیں۔ ڈیڑھ سال کہاں ہے؟ بہتر تھا کہ میری تلوار اس پہل نام کو دُنیا سے ناپید کر دیتی۔

ہیلین۔ نکو ایسے الفاظ زبان سے نکالنا مناسب نہیں۔ اگر وہ تمہاری ہر مینا سے محبت کرتا ہے تو تمہارا کیا نقصان ہے۔ ہر مینا تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ لائسنڈرا۔ کیا ہر مینا میرے لئے کافی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ مجھ کو اس عزیز وقت کو رائیگاں

ہونے کا رنج ہے جو اسکی محبت میں بسر ہوا۔ کون شخص ہی جو بجائے بد صورت اور بد شکون جانور کے حسین ماوریک فائیل چڑیا یا لٹا پسند نہ کرے گا۔ انسان ہر بات پر عقل کو موافق کرنا پڑا اور میری عقل کہتی ہے کہ تم ہر مریا سے ابھی ہو۔ جو پھل دنیا میں پیدا ہوتا ہے اپنے مقررہ موسم سے قبل نہیں پکنا۔ اسی طرح میں بھی بے بکرم سنی کے ہنوز مشق میں پختہ نہیں تھا۔ اور اب چونکہ میں صاحب ہوش و حواس ہوا ہوں اسلئے جبر عقل ہایت کرتی ہے اور دھر جاتا ہوں۔ اور وہ مجھ کو گناہ کنناں تیری آنکھوں تک لائی ہے جہاں میں نے محبت کی قیمتی کتاب عشق کا سبق پڑھا ہے۔

ہیلین اے میرے خدا کیا میں دنیا میں اسی لئے پیدا کی گئی تھی کہ کپرس و ٹاکس مجھ کو ملامت کرے۔ لائسنڈر تجھ کو میرے ساتھ ایسا مذاق ہرگز مناسب نہ تھا کیا میرے لئے یہ سزا کافی نہ تھی کہ وہ شخص جسکے عشق میں میں از خود رفته ہوں۔ کبھی مجھ سے ہنسکے بھی بات نہیں کرتا۔ اور تو بجائے اطہار و بردی کے مجھ کو بنانا ہے۔ تیرا یہ منہارت آمیز برتاؤ قابل نفیس ہے۔ اور اب مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے تیرے پہچانے میں غلطی کی میں نے تمہیں کو نیک بخت اور شریف مزاج سمجھا تھا۔ بڑی عبرت کی بات ہے کہ جس عورت کی محبت سے ایک مرد نے انکار کیا ہوا اسکو صوبہ برا سمجھنے لگیں۔

(ہیلین جاتی ہے)

لائسنڈر اس نے نہ مریا کو نہیں دیکھا بہتر ہے ہر مریا۔ تو اسی جگہ سوتی رہا۔ اور خطاب نہ کیا۔ لائسنڈر کے پاس پہلا۔ مجھ طرح کہ زیادہ شیرینی، مدہ میں بجد فساد پیدا کرتی ہے۔

یا جیسے کہ باطل اعتقاد است بعد زوال اُس شخص کی نظر میں سب سے زیادہ قابل نفرت ہوتے ہیں جو پہلے انکا معتقد تھا اسی طرح اب معلوم ہوا کہ تو نفرت کے قابل ہے۔ اور سب سے زیادہ تیری حقارت کرنے والوں میں ہوں۔ اے میرے بھائی، تم کی طاقت اور اپنا عشق اور اپنی تمام قوت میلن کے راضی کرنے میں صرف کرد۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہرمیا، (جگ کر) لائسنڈر مجھ کو بچا۔ لائسنڈر میری مدد کر۔ ذرا اس سانپ کو میرے سینے سے ہٹا دے اے، کچھ نہیں۔ یہ تو خواب تھا۔ لائسنڈر دیکھ تو میں کیسے کانپ رہی ہوں۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ میرا جگر کھا رہا ہے اور تم بیٹھے جنس رہے ہو لائسنڈر! لائسنڈر! تم کہاں غائب ہو گئے؟ کیا میری آواز بھی تمہارے کانوں تک نہیں پہنچتی؟ مجھ کو جنگل میں اکیلا چھوڑ کر تم چلے گئے۔ لائسنڈر خیر کرنا! میرے لائسنڈر پر کوئی مصیبت نہ پڑی ہو۔ اُفوا! میری آنکھوں کو نیچے اٹھیرا گیا۔ میرا سر جکڑ کھاتا ہے مجھ کو غش آتا ہے۔ مگر کچھ ہی برا وقت یا تو لائسنڈر کو تلاش کرونگی یا اپنی جان دوں گی۔

(ہرمیا جاتی ہے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

وہو جنگل، بٹیا سو رہی ہے

کوئٹہ۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ سناؤٹ۔ اور اسٹارولینگٹ اخل جوتہیں

باٹم۔ کیا سب جمع ہو گئے؟

کوئٹہ۔ سب موجود ہیں اور یہ جگہ بھی نہایت مناسب ہے۔ اس سبز تختہ کو ہم اپنا
ایلیج بنائیں گے اور یہ جھاڑی ہمارے کپڑے بدلنے کی جگہ ہوگی۔ اور اس وقت ہم پورا
تاشا بالکل اسی طرح کرینگے جیسے ڈیوک کے سامنے کرتا ہے۔

باٹم۔ پیئر کوئٹہ!

کوئٹہ۔ کیا کہتے ہو؟

باٹم۔ پریس اور تھبسی کے نیک انجام تاشہ میں چند باتیں ایسی ہیں جنکو سننا پسند
کرینگے۔ اول تو یہ کہ پریس تلوار سے خودکشی کرتا ہے اور تلوار کا بھکا لٹائیڈیاں ہر دوشت
نہ کر سکیں گی۔

اسناؤٹ۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔

اسٹارولینگٹ۔ میری رائے ہے کہ کل تاشہ کرنے کے بعد تم قتل کا پارٹ چھوڑ دو
باٹم۔ نہیں میں نے سوچا ہے کہ ایک تمہید لکھی جائے اور اس میں بیان کر دیا جائے کہ
ہم لوگ تلواروں سے کوئی صدر نہ نہیں پہنچائیں گے۔ اور پریس فی الحقیقت مر نہیں
جائے گا۔ بلکہ مزید اطمینان کے لئے یہ بھی لکھ دیا جائے کہ میں دراصل پریس نہیں ہوں۔
بلکہ باٹم نوربان ہوں اس سے انکا خوف جاتا رہے گا۔

کوئٹہ۔ بہتر ہے اسی طرح کی تمہید لکھی جائے گی۔

اسٹاؤٹ۔ کیا لیڈیاں شیر سے نہ ڈریں گی۔

اسٹارلینگ۔ بیشک مجھے یقین ہے کہ ضرور ڈریں گی۔

باٹم۔ اُستادو! خوب غور کرو۔ خدا محفوظ رکھے شیر کو لیڈیوں کے سامنے لانا بڑی خوفناک بات ہے۔ کیونکہ کوئی جنگلی پرند زندہ شیر سے زیادہ لاکم نہیں ہوتا۔ اور ہکو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

اسٹاؤٹ۔ دوسری تہدید یہ بیان کرے کہ شیر اصلی جنگلی شیر نہیں ہے۔

باٹم۔ بلکہ اسکا نام بھی ظاہر کر دو۔ اور ایک شیر کی کھال اس طرح پہنے کہ قسمت چہرہ کھلا رہے اور وہ خود ہی کہدے کہ لیڈیو! یا نہ خوبصورت لیڈیو! میں چاہتا ہوں، یا التماس کرتا ہوں، یا میں التجا کرتا ہوں، کہ تم خوف نہ کرو اور نہ ڈرو میں اپنی جان تم پر نشانہ کر نیو تیار ہوں، میں ہرگز شیر نہیں ہوں۔ میں بھی انسان ہوں جیسے اور تجھے ہیں، اس موقع پر وہ اپنا نام ظاہر کر دے اور کہدے کہ میں اسٹگ بڑھئی ہوں۔

گٹنیس۔ بہتر ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن دو باتیں اور مشکل ہیں۔ اولاً گمبے میں چاندنی کس طرح پہنچے گی کہ نہ کہ پریس اور جسی چاند کی روشنی میں باہم ملاقات کیا کرتے تھے۔ اسٹاؤٹ۔ کیا ہائے قاتلے کی رات کو چاندنی ہوگی۔

باٹم۔ جتنی جتنی دیکھو اور فوراً معلوم ہو جائے گا کہ چاندنی اُس رات کو کھینگی یا نہیں۔ گٹنیس۔ میں جانتا ہوں کہ اُس رات کو چاندنی ہوگی۔

اسٹارلینگ۔ اگر چاندنی ہو تو تماشہ گاہ کا ایک روشن دان کھلا رکھا جائے تاکہ چاندنی وہاں پہنچ جائے

کوئٹہ۔ یا یہ کہ وہ ایک شخص پٹ ہاتھیں کانٹوں کی جھاڑوں والے لٹین لیکر آئے اور کہے کہ وہ چاندنی ہے۔
 سب۔ یہ بہت ٹھیک ہے۔

کوئٹہ۔ دوسرا محبت طلب یہ ہے کہ اس کمرہ میں دیوار کیسے پہونچے کیونکہ پریس
 اور سبھی دیوار کے سوراخ سے باتیں کیا کرتے تھے۔
 انسائوٹ۔ دیوار تو کسی طرح نہیں پہونچ سکتی۔

باٹم۔ کوئی شخص تھوڑا سا پلاسٹر اور چونو وغیرہ لیکر دیوار بن جائے اور اپنی انگلیاں پھیلانے کے سوراخ بن جائے اور اس سوراخ سے عاشق معشوق باتیں کر لیں۔

کوئٹہ۔ خیر یہ طے ہو گیا۔ اب ہم سب لوگ اپنے اپنے پارٹ دھالیں پریس تم شروع
 کرداد جب تمہارا کلام ختم ہو تو اس جھاڑی میں چلے جانا اور اسی طرح شخص اپنے
 اپنے مقررہ نشان پر پہونچ کر اس جھاڑی میں گھس جایا کریگا۔

(پک۔ داخل ہوتا ہے)

پک۔ یہ کون یہودہ گنوار ملکہ پرستان کی خواجگاہ کے قریب شور و غل کر رہے ہیں
 افغانہ اٹاشہ ہو رہا ہے۔ میں اسکی سیر دیکھوں گا۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ایکٹری بنجاؤں گا۔
 کوئٹہ۔ پریس شروع کر دیجیے! تم کھڑی ہو جاؤ۔

باٹم۔ خوبصورت سبھی جس طرح بودا رہا پھول
 کوئٹہ۔ خوشبودار! خوشبودار!!

باٹم جس طرح خوشبودار پھول دلفریب ہوتے ہیں ویسے ہی تیری سانس ہے۔ اسوقت مجھکو
کچھ کھٹکا معلوم ہوتا ہے۔ ذرا ٹھہر جائیں ابھی واپس آکا ہوں۔

(باٹم جاتا ہے)

پک۔ ایسا عجیب غریب اکیڑ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

(پک جاتا ہے)

فلیوٹ۔ کیا اب میں شروع کروں

کوئیس۔ بیشک سمجھ لو کہ وہ اسوقت آوا کا حال دریافت کرنے گیا ہو اور تھوڑی دیر میں
واپس آجائیگا۔

فلیوٹ۔ اسے میرے عزیز پریس۔ تیرا رنگ یا سن سے زیادہ مفید ہے اور تیرے خسار
گلاب کی طرح لال ہیں۔ تیرے حسن و جوانی کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی اور تو گھوڑے کی طرح
اصل ہے۔ میں تجھ سے کل قبرستان کے پاس ملوں گی۔

کوئیس۔ بس۔ بس۔ تم سب ایک دم سے کہے جاتے ہو۔ یہ تو تمکو پریس کی جواب میں کہنا

پا ہے۔ ابھی ہمیں تک کہو کہ "اصل ہے" پریس آؤ تمہارا پتھر نشان آگیا

فلیوٹ۔ اور تو گھوڑے کی طرح اصل ہے۔

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے اور باٹم گدھے کا سر لگائے ہوئے اسکے ساتھ ہوتا ہے)

باٹم۔ تم میرے حسن کی تعریف فضول کرتی ہو کیونکہ میں تو تمہارا غلام ہوں۔

کوئیس۔ ہائیں ایہ کیا خوف! خطرہ! ڈر! بھوت جن! بھاگو بھاگو۔

(سب بھاگتے ہیں)

باٹم۔ یہ سب کیوں بھاگتے ہیں؟ یہ انکی بد معاشی ہے۔ مجھ کو خوف دلانا چاہتے ہیں۔

(انسائوٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

انسائوٹ۔ باٹم تم کیسے بدل گئے۔ میں تمھارے سر پر کیا دیکھتا ہوں؟

باٹم۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ تم گدھے ہو اس لئے گدھے کا سر دیکھتے ہو گے۔

(انسائوٹ جاتا ہے اور کوئیں دوبارہ داخل ہوتا ہے)

کوئیں۔ خدا تجھے بچائے۔ باٹم خدا تجھ پر رحم کرے۔ تیری صورت بدل گئی ہے۔

(کوئیں جاتا ہے)

باٹم۔ میں انکی بد معاشی خوب سمجھتا ہوں۔ یہ مجھ کو گدھا بنانا چاہتے ہیں اور مجھ کو خوف زدہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ چاہے کچھ کریں میں اس جگہ سے نہ ہلوں گا۔ یہیں ٹہلوں گا اور گاؤں چکا۔

تاکہ وہ لوگ سمجھیں کہ میں ڈرا نہیں

(گاتا ہے)

کالام غاجس کارنگ کالا ہے۔

اور جس کی چونچ اودی ہے۔

پیاری بلبل جس کا نغمہ علی ہے

اور جس کی بولی چھڑی ہے۔

بٹینا۔ (جگ کر) یہ کون آسمانی فرشتہ مجھ کو خواب ناز سے بہا رہا کرتا ہے۔

باٹھم (گاتا ہے)

دنیا میں کیسی اچھی چڑیاں ہیں۔ لگو کا لغمہ پیارا ہے۔ جس کی بولی سنتے
سب انسان ہیں اور نہ کہنے کا کسکو یا را ہے۔

واقعی کہ جنوں ہے کہ ایسی ہیوقوف چڑیا سے لڑائی مول لے وہ
”لو لگو“ کہا کرے مگر اُسکے جھٹلانا مناسب نہیں۔

بٹینا۔ اے خوش لہجہ انسان میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ ایک بار پھر میرے کانوں کو اپنے
الکشی نغمے سے مسرور کر دے۔ میرے کان تیری آواز پر خدا ہیں میرے آنکھیں تیری صورت
پر شیدا ہیں۔ اور تیرے حسن کی عجیب و غریب کشش جھکے مجبور کرتی ہے کہ اسی وقت اپنا
عشق صادق تیرے سامنے تقسیم ظاہر کروں۔

باٹھم۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اظہارِ عشق میں عقل سے مدد نہیں لی اور فی الحقیقت اس
زمانے میں عشق اور عقل کا ساتھ نہیں ہوتا۔

بٹینا۔ تو علاوہ حسن لائانی کے عقل دھم میں بھی بے نظیر ہے۔

باٹھم۔ یہ بھی نہیں کیونکہ اس وقت میری عقل اگر ٹھکانے ہوتی تو اس جنگل سے باہر نکل گیا ہوتا۔
بٹینا۔ اس جنگل سے باہر قدم نکالنے کا اب نام نہ لے۔ کیونکہ میں ایک عالی رتبہ پری

فرشتہ کا لگا ایک چڑیا ہے جو ”کو کو“ ”کو کو“ بولتی ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ جو وہ خیال تھا کہ جس شخص کی عورت آقا رہے ہوتی
تو اسے ہمارا ہی کے سامنے آکر بولتا ہے۔ یہ خیال بوجہ اس مناسبت لفظی کے پیدا ہوا تھا جو کو کو کلڈے سے کہیونکہ
اس مرد کو کہتے ہیں جس کی عورت خراب ہو۔

ہوں اور سب کو خواہ برضا و رغبت خواہ بجز و اکراہ بہر حال میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔
مجھ میں یہ وصف ہے کہ میرے قدم سے بہا ر آتی ہے اور میں تجھ پر عاشق ہوں میرے
ساتھ پہل۔ میری پریاں تیری خدمت کرس گئی۔

تیرے لئے سمندر سے موتی لائیں گی۔ اور جب تو بستر گل پر آرام کر لگا تو یہ ناز کا کرتی ر دل
بہلا لیں گی۔ اور تیرے کثیف جوہر انسانی کو میں اس طرح جذب کر لوں گی کہ تو مثل پر لو کو
اڑتا پھرنے لگا۔ پیس۔ کاب۔ مہبتہ۔ مسٹر وہاں آؤ۔
(سب پریاں آتی ہیں)

پیس۔ حاضر۔

کاب۔ نہیں بھی۔

مہبتہ۔ میں بھی۔

مسٹر وہاں بھی۔

سب کیا ارشاد ہے؟

ہٹینا۔ اس شریف انسان کی خدمت و اطاعت کرو۔ اسکے سامنے ناچو گاؤ اور کھیل
تماشوں سے اسکا دل بہلاؤ خوبصورت خوش مزہ اور چھوٹے چھوٹے جھنگلی پہل اسکے لئے
لاؤ۔ کہیوں کے چہرے سے شہد چرا لاؤ۔ اور موم لا کر بتیاں بناؤ تاکہ میرے معشوق کے سامنے
روشن کی جائیں۔ خوبصورت تیلیوں کے پر نوج لاؤ۔ اور ان سے نکلیا جھلوتا کہ چاند کی روشنی
میرے معشوق کی آنکھوں کو حالت خواب میں تکلیف نہ پہنچا سکے۔ بہر حال اسکی اطاعت

اور فرمانبرداری کرو۔
 پیس۔ اے فانی انسان۔ خدا آپ کو تندرست رکھے۔
 کاب۔ آمین۔

منتہ۔ آمین

مسٹر و۔ آمین

باٹم۔ صاحبو! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ اگر حضور کو تکلیف نہ تو براہ غایت اپنے
 نام نہی اسم گرامی سے سرفراز فرمائیں۔

کاب۔ میرا نام کا پوٹیب ہے

باٹم۔ اگر کسی دن میری انگلی کٹ گئی تو میں آپ کی ملاقات سے بہت ہی خوش ہوں گا۔
 یہ کون حضرت ہیں؟

مسٹر و۔ میرا نام مسٹر و ہے

باٹم۔ میں آپ کے صبر و استقلال سے بخوبی واقف ہوں۔ گوشت نے آپ کی قوم کے
 بہت سے نوجوانوں کا خون کیا ہے۔ آپ لوگوں کی کیفیت دیکھ کر میری آنکھوں سے اکثر آنسو
 نکل آتے ہیں میں آپ کی ملاقات سے نہایت خوش ہوں گا۔

بطینا۔ اب تم سب اس نوجوان کی خدمت کرو۔ اور اسکو میرے باغ پہنچا دو۔

مسٹر و۔ کاب۔ میں نے یہ کڑی کا چالا۔

مسٹر و۔ اگر نہ رہے۔ اور اگر نہ رہے۔

آج چاند کی کیا حالت ہے؟ بارش کے آثار نظر آتے ہیں کیونکہ چاند کی آنکھوں سے جھکواؤ نسو
 ٹپکتے نظر آتے ہیں۔ جب چاند نگین ہوتا ہے تو سب پھول اسکے ساتھ روئے ہیں۔ اور دوشیزہ
 لڑکیوں کی عصمت بگڑنے پر ماتم کتے ہیں۔ افسوس شاید ہی کوئی رات ایسی گزرتی ہو کہ دنیا
 میں کسی حسین کم سن دوشیزہ اور نازک اندام لڑکی کی عصمت میں خلل نہ پڑتا ہو اور چاند کو ایسی
 شرمناک اور قابلِ عبرت واقعات کا گواہ بننا پڑتا ہو۔

- - - میرے عشق کی زبان بند کر دو اور اُسکو آہستہ آہستہ لیجاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرا سین

خجل کا ایک اور حصہ

آبرائے میں سوخ دیا ہوں کہ ٹیٹنا، مٹی یا ابھی سو رہی ہے۔ اگر جگی تو کس چیز پر اسکی نظر پڑی
 اور اُس پر عشق کا کس حد تک اثر ہوا۔

(پک داخل ہوتا ہے)

آہ۔ میرا قصدا رہا ہے کیوں دیوانہ آج تمام رات اس خجل میں تو کیا کرتا رہا؟
 پک۔ مگر ایک عجیب الملفت جانور پر عاشق ہوئی ہے۔ اُسکی خواب گاہ کے قریب پسند
 گوارا پیشہ ور یونانی ایک تماشہ کے پارٹ ڈمرانے کیلئے اکٹھا ہوئے تھے۔ ۱۰۱ ڈھیسس
 کے جشن شادی کے لئے تماشہ تیار کر رہے تھے۔ ان میں ایک بڑا ہیوتوف پاگل
 حاجو چریس کا پارٹ کر رہا تھا۔ اتفاقاً اُسکو چارٹی میں چھپنے کے لئے جانا پڑا۔ اور مینے

موقع پا کر اسکے سر پر ایک گدھے کا سر لگا دیا۔ جب وہ اس قطع سے اپنے اجا کے پاس پہنچا تو سب ڈر کر بھاگے اور میں نے آنکھ جھکی میں پھر کر بہت حیران پریشان کیا۔ ناگہاں قہقہہ
بٹینا کی آنکھ کھلی اور وہ گدھے پر عاشق ہو گئی۔

ابراہیم - یہ تو میری امید سے بھی زیادہ اچھا ہوا۔ تو نے اُس یونانی کی آنکھوں میں محبت کا
عرف ٹپکایا یا نہیں۔

پاک - جھکو وہ جوان سوتا ملا۔ اور عورت کسی قدر فاصلہ پر لیٹی ہوئی تھی پس میں نے
عرف آنکھوں میں ڈال دیا۔

(سہریا اور ڈمیٹرس داخل ہوتے ہیں)

ابراہیم - الگ ہٹ جا دیکھ وہی یونانی آ رہا ہے
پاک - عورت وہی ہے مگر مرد وہ نہیں ہے۔

ڈمیٹرس - تم اس شخص کو کیوں جھڑکتی ہو جو تم سے محبت کرتا ہے سخت الفاظ اسکے لئے
استعمال کرو جو اسکا حق ہے۔

سہریا - ابھی تو میں صرف بد زبانی کرتی ہوں لیکن کچھ دیر میں اس سے بھی زیادہ برا سلوک
کروں گی کیونکہ میرے خیال میں تیری حرکت قابل لعنت ہے۔ تو نے لاسٹنڈر کو حالت
نواب میں قتل کیا ہے۔ تیرے ہاتھ ایک خون سے تو رنگین ہو رہے ہیں۔ اب مجھ کو بھی
قتل کر ڈال۔ آنتاب وقت بتانے میں ایسا سچا نہیں ہے جیسا وہ میرے عشق میں صادق
تھا۔ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ مجھ کو سوتا چھوڑ کر چلا جاتا۔ اگر میں اس خلاف قیاس بات کا یقین

کروں تو اس سے پہلے یہ مان لوں کہ زمین میں ایسا سورج کرنا ممکن ہو کہ چاندنی جس سے نیچے کی دنیا تک پہنچ جائے۔ اور جس وقت آفتاب وہاں جلوہ گر ہو دُعا چاند کی روشنی پہنچ جائے۔ غرض کہ یہ محال ہے اور بیشک تو نے اسکو قتل کیا ہے قاتل کی صورت بھی ایسی ہی مہیب اور خطرناک ہوتی ہو جیسی تیری ہے۔

ڈیٹرس۔ یوں کہو کہ مقتول کی صورت پر ایسی ہی مردنی چبائی ہوتی ہے جیسی میرے چہرہ پر ہے۔ کیونکہ تمھارے سخت ظلم نے میرے دل سے خون بہایا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ تم قاتل ہو کہ ایسی روشن اور خوبصورت ہو جیسی کہ ستارہ زہرہ جو آسمان پر درخشاں ہے۔

ہرمیا۔ ان فضول باتوں کو بھوڑ دو مجھکو یہ بتا کہ لائسنڈر کہاں ہے۔ اے نیک بخت ڈیٹرس کیا تو اس کا پتہ مجھکو بتائے گا؟

ڈیٹرس۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسکی لاش اپنے کتوں کو دیتا۔

ہرمیا۔ اے مفرد کتے تجھ پر لعنت ہو۔ تو مجھ کو اسقدر اذادے رہا ہے کہ کوئی کنواری لڑکی اس قدر سختی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر تو نے اسکو قتل کیا ہے تو آج سے اپنا شمار انسانوں میں نہ کرنا۔ بیداری میں تو اس سے آنکھ چار نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے تو نے اسکو سوتے میں قتل کیا ہے۔ یہ بڑی بہادری کا کام ہے۔ کیا سانپ یا اور کوئی کیڑا اس طرح جان نہیں لے سکتا تھا۔

ڈیٹرس۔ تم اپنا غصہ مجھ پر فضول ظاہر کرتی ہو میں لائسنڈر کے خون کا مجرم نہیں ہوں۔ اور نہ میری دانست میں وہ مرے۔

سہریا۔ سہریائی کر کے یہ بھی بتا دو کہ وہ اچھا ہے۔

ڈمیٹرس۔ اگر میں بتاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟

سہریا۔ تمکو حق حاصل ہو گا کہ مجھے کبھی نہ دیکھو بلکہ تیرے سامنے سے میں اسی وقت جاتی ہوں خواہ وہ زندہ ہو یا نہ ہو۔

(جاتی ہے)

ڈمیٹرس۔ اس رنج و غصہ کے وقت اس کا نقاب فضول ہے اور بہتر ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے میں یہاں آرام کر لوں۔ میرا رنج اس سبب سے زیادہ تکلیف دہ ہو گیا ہے کہ میں نیند کا قرضدار ہوں اور اب یہاں آرام کر کے اس قرضہ سے بکدر وشی حاصل کروں گا۔

(سوٹا ہے)

آبران۔ یہ تو نے کیا کیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے غلطی سے وہ عرق کسی پچھے ماشن کی آنکھوں میں ڈپکا دیا اور بجائے عشق صادق قائم ہونے کے کوئی قدیمی عشق جاتا رہا۔ پک۔ یہ قضاؤ قدر کی کارروائی ہے جس سے بندہ محض مجبور ہے۔

آبران۔ اس جھگڑ میں تو ہوا سے زیادہ تیز جا اور فانی سلین کو تلاش کر۔ وہ مریض عشق ہے۔ اور اس کا چہرہ ٹھنڈی سانپوں کی افراط سے جو خون لطیف کو جذب کر لیتی ہیں بالکل زہر ہو گیا۔ تو کسی دھوکے سے اسکو یہاں تک لے آ۔ اور میں یہاں اس جوان کی آنکھوں پر کھڑک دیتا ہوں۔ پک۔ ابھی جاتا ہوں۔ آپ دیکھتے رہئے ہیں ایسا تیز جاؤں، میا ترکوں کی مکان و تیر۔

(پک جاتا ہے)

آبران۔ اس گلابی بھول کی تاثیر سے جس نے خداوند عشق کے تیر کا زخم کھایا ہے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ سب ڈیٹرس ہلین کو دیکھے تو وہ اس کی نظر میں زہر سے زیادہ سین معلوم ہو۔ اور اسکے عشق میں دیوانہ ہو کر ان تمام تکالیف اور مصدات کا معاوضہ کرے جو اس نے پہنچائے ہیں
(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پاپ۔ اے پریوں کے سردار ہلین آ رہی ہے۔ اور وہ فوجوان بھی ہمراہ ہے جس کی نگاہ میں میں نے غلطی سے عرق پٹکا دیا تھا۔ زرا آپ انکا ناشاد کیجئے۔ کیوں حضور یلہ انسان بھی یکے بیوقوف ہوتے ہیں

آبران۔ ادھر آ جاؤ ان کی آواز سے ڈیٹرس جگ پڑے گا۔

پک بڑا لطف ہو گا جب ایک عورت سے دو نوجوان عشق کا ہر کر گئے۔ مجھ کو ایسے خلعت فطرت مذاق میں بہت دلچسپی ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ گذشتہ
پڑے بڑے دروست بادشاہ سلطنت عثمانیہ کے مذہبیوں کو "بھائی" کہنا تو خیال کیا کرتے تھے۔ راسیاں بچوں کو ترکوں کے نام سے ڈرا کر تھیں۔ انکی جو انگریسی سپاہ گوی نشست نہ ازی کی نام پڑا میں شہرت تھی۔ وہ فرنگ اور اکلالت حرب کے استہلال میں بے مثل سمجھے جاتے تھے۔ محضہ کہا نہیں میں ان کی شہسارسی اور تیراغدازی قرب الشل تھی۔ یورپ کے بڑے بڑے جو انگریس سپاہی کچھ دنوں کے لئے قسطنطنیہ میں رہا کیا کسی ترک سے تعلیم حاصل کر لینا اظہار قابلیت کے لئے بطور مہابات بیان کیا کرتے تھے۔

(اسٹنڈرڈ اور ہیلن داخل ہوتے ہیں)

اسٹنڈرڈ: یہ خیال تم کو کیسے پیدا ہوا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ نفرت اور تحارت کیا کبھی آئندہ نہیں نکلتے۔ جھکودیکھو کہ میں برابر دریا ہوں۔ اور جو میں آنسو بہا کر کھائی جاتی ہیں وہ کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔

ہیلن: تمہاری چالاکی اور بدعاشی مجھ پر کھلتی جاتی ہے جب تم ایک قسم کو دوسری قسم۔ ٹوڑتے ہو تو تمہاری کوئی قسم اعتبار کے لائق نہیں یہی قسم میں تم پر مایا کر سامنے ہتھمال کر چکے ہو اور اب اسکو چھوڑ دیتے ہو۔ تم قسم کا قسم موازنہ کرو۔ یا ترازو کے پلوں میں اس وقت کی سیال و پرانی قسمیں رکھ کر تو کو تو برابر وزن ہو گا اور دونوں جھوٹے نقصوں کی طرح ہلکی ہوں گی۔

اسٹنڈرڈ: میری عقل درست نہ تھی جب میں نے ہر سارے قول و قرار کیا۔
ہیلن: میری نزدیک تمہاری عقل اب درست نہیں۔

اسٹنڈرڈ: ڈیٹریس ہر سارے عاشق اور تجھ سے بالکل محبت نہیں کرتا۔
ڈیٹریس (دبک کر): اسے حسن کی دیوی ہیلن میں میری آنکھوں کو کس چیز سے تشبیہ دیں
کہونکہ شیشہ میں بھی وہ صفائی و درازی نہیں ہے جو میری دلکش آنکھوں میں ہے تیرے
نوک نازک ہونٹھ چمکے سامنے بوسہ جاں بلیجے انکی مثال کہاں کر لادوں۔

کوہ طہر پونفید رفتہ کے چٹان شرفی ہوا کے اثر سے نہایت دلفریب ہوتے ہیں لیکن
چترے شفات یا تھوڑے سے اگر مقابلہ کرنا گئے تو کوڑے سے زادہ ساہ معلوم ہو گئے۔ گماتا

اپنے عاشق خستہ جگر کو ایک بوسہ نہ عنایت کریگی جو اس کی زندگی کا سبب جائے۔
ہیلین۔ پریشانی مصیبت۔ تباہی۔ اب میں سمجھی کہ تم سب لوگ میری سنسنی کیا چاہتے
ہو۔ اگر تم میں شرافت کی بوہوتی اور شریفانہ بڑاؤ سے واقف ہوتے تو مجھ سے ایسا سلوک
نہ کرتے میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ مگر کیا ضرور ہے کہ جھکو دیا نہ بھی ناؤ۔
اگر تم مرد ہوتے جیسا کہ صورت سے ظاہر ہوتا ہے تو ایک شریف عورت سے ایسا بڑاؤ کھتے
تم میرے ساتھ عشق ظاہر کرتے ہو حالانکہ میں جانتی ہوں کہ مجھ سے نفرت ہے۔ تم
دونوں ایک دوسرے کے رقیب ہو اور ہر مہیا کو پیا کرتے ہو۔ اب جھکو بیوقوف بنانے کیلئے
باہم مل گئے ہو۔ یہ بڑی جو انفرادی اور بیادری کا کام ہے۔ کیا تم اپنی دلچسپی کے لئے کسی کنوارے
لڑکی کو ستانا اور رُلانا اچھا سمجھتے ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیٹرس یہ تمہاری نا انصافی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہر مہیا پر عاشق ہو
اور جس سچائی سے میں اُسکو تھامے لئے چھوڑے دیتا ہوں اسی طرح تم ہیلین کو میرے لئے
چھوڑ دو جس سے مجھ کو الفت ہے اور ہمیشہ رہیگی۔
ہیلین۔ ان فضول باتوں سے کیا حاصل ہے۔

ڈیٹرس۔ ہر مہیا لائسنڈر کو مبارک ہو مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ اگر مجھ کو اُس کے ساتھ عشق
تھا بھی تو جاننا۔ میرا دل اسکے پاس مہمان کی طرح تھا اور اب اپنی بُرائی جگہ ہیلین کے پاس
واپس آگیا جہاں ہمیشہ رہیگا۔

ڈیٹرس: تم اس معاملہ میں غفلت نہ کرو۔ دیکھو تمہاری مشفقہ آہی ہے۔ اگر پاس ڈر
(ہر بار دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہر بار۔ اندھیری رات میں جب قوت باصرہ بیکار ہو جاتی ہے۔ قوت سامہ تیز ہوتی ہے۔
چھ مہینے آنکھ کی روشنی کم ہو جاتی ہے اتنی ہی زیادہ تیزی کانوں میں آ جاتی ہے۔ لائسنڈر
اگرچہ تو اس وقت میری نظروں سے نہیں ہے لیکن تیری آواز نے میری رہنمائی کی اور تیرے
پاس پہنچا دیا۔ میں اس وقت تحیر ہوں کہ تو میرے پاس سے اٹھ کر کیوں چلا آیا۔

لائسنڈر: جب عشق جھکنا اٹھنے پر مجبور کرتا تھا۔ تو میں وہاں کیونکر ٹھہرتا۔

ہر بار۔ وہ کوئی عشق تھا جس نے لائسنڈر کو میرے پاس سے اٹھایا۔

لائسنڈر: عشق حسینہ سلیم کا ہے جس کے من کے سامنے آسمان کے تارے شراب کے
پلے ہیں۔ تو مجھے یہاں تلاش کرنے کیوں آئی۔ یہ نہ سمجھی کہ بے انتہا نفرت کے سبب میں تمہیں
موتا چھوڑ کر چلا آیا۔

ہر بار۔ تم گنہگار نہیں کرتے ہو۔ کیا تمہارے دل میں بھی یہی ہے جو تمہاری زبان پر آیا نہیں سمجھو۔
تو نہیں آتا۔

حسین۔ یہ بھی اس سادہ سخی میں شریک ہے میں سمجھتی ہوں کہ ان تینوں نے لکیر میرے
چہرے کے لئے ایک نگوہ تیار کیا ہے۔ اے تکلیف دہ۔ حضرت رساں ہر بار۔ افسانہ
راحتش لڑکی کیا تو بھی ان لوگوں سے میرے تنگ کرنے کے لئے مل گئی ہے کیا وہ بڑائی
منہیں قدیم ہاؤس داریاں۔ خواہر نہ برتاؤ۔ مدرسہ کی دوستی بچپن کی باتیں سب فراموش

ہو گئیں۔ ہم تم پاس بیٹھ کر ایک ہی کپڑا سیتے تھے ایک ہی گیت گاتے تھے چھوہو نوں نے ساتھ پرورش بانی اور گونا گونا ہر جسم دو تھے لیکن دل ایک ہی تھا۔ آج سب بھلی باتیں بھلا کر تم میرے دشمنوں سے مل گئی ہو۔ اگرچہ اس وقت تم مجھ کو پریشان کر رہی ہو لیکن فی الحقیقت تمھاری یہ حرکت تمام حسن نسواں کے لئے باعث توہین ہے۔

ہر مریا۔ مجھ کو تمھاری باتوں پر تعجب معلوم ہوتا ہے میں ہرگز تم کو نہیں چھیڑتی ہوں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو مجھ سے نفرت ہے۔

ہیلین۔ کیا تم نے لانسڈر کو میرے پیچھے نہیں لگا دیا ہے کہ وہ میری آنکھوں اور میری سمیٹ کی تعریف کرتا پھرے۔ کیا تم نے اپنے دوست کے عاشق ڈیوٹر کی جو قصور ڈیوٹر پہنچے مجھ کو نفرت کرتا تھا آمادہ نہیں کیا۔ کہ وہ میرے حسن پر اپنی شیفنگی ظاہر کرے؟ جس شخص سے اس کا نفرت ہے وہ اس سے اظہار عشق کیوں کرتا ہے۔ اور لانسڈر جو تمھارا عاشق تھا اب مجھ کو مشوق کیوں بناتا ہے۔ یہ سب تمھارا سکھایا سبق معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں تمھاری جیسی عین ادنیٰ خوش قسمت نہیں ہوں تو مجھ پر ترس کھانا پانا ہے نہ کہ مجھ سے نفرت کر دو۔

ہر مریا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

ہیلین۔ ایسی بناوٹ کی باتیں میں خوب سمجھتی ہوں۔ مجھ کو جیسے طے کیے تم اپنا چہرہ عکس بنائے ہو۔ جب میں دوسری طرف دیکھتی ہوں تو تم میرا منہ جھپٹاتی ہوگی۔ بلکہوں اور آنکھوں کو اشارے میں بھی جانتی ہوں۔ اپنا مذاق قائم رکھو۔ اگر تم نے عموگ سے اس منہسی کو نیلایا تو یہ واقعہ نامہ پوچھوں میں کھنے کے قابل ہوگا۔ اگر تم میں ذرا بھی جسم کا لحاظ ہوتا تو مجھ سے ہرگز

اس طرح پیش نہ آتیں مگر اسوقت میں خود ہی غلطی پر ہوں۔ کاش میں اسوقت مرجاتی یا کسی طرح اس جگہ سے دور ہو جاتی تو میری جان اس مصیبت سے بچتی۔
 لائسنڈر۔ اے شریف ہیلن۔ ز اٹھہر جا۔ ایک بات میری سن لے لے خواہ صورت
 ہیلن میری جان تجھ پر قربان۔ میرا سرتیرے قدم پر نثار۔
 ہیلن۔ واہ واہ۔

ہرمیا۔ میرے پیارے لائسنڈر۔ ہرمیا سے ایسی حقارت آمیز گفتگو نہ کر۔
 ڈیمیسٹرس۔ اگر اسکی التجا کا اثر نہیں ہے تو مجھ کو زبردستی کرنا پڑے گی۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ
 ہیلن کو میرے سامنے کوئی تنگ کرے۔

لائسنڈر۔ تیری زبردستی اور اسکی التجا دونوں بیکار ہیں۔ تیری دھمکیوں میں اسکی کمزور
 خواہش سے زیادہ طاقت نہیں ہے۔ ہیلن مجھ کو تجھ سے الفت ہے۔ اپنی جان کی قسم میں
 تجھ پر فدا ہوں۔

ڈیمیسٹرس۔ میں کہتا ہوں کہ یہ نسبت لائسنڈر کے مجھ کو زیادہ محبت ہے۔
 لائسنڈر۔ تو یہ کہتا ہے کہ تو الگ چل اور ثابت کرے۔
 ڈیمیسٹرس۔ ابھی ابھی! فوراً! میں تیار ہوں۔

ہرمیا۔ (لائسنڈر کو گلے لگا کر) یہ کیا کہتے ہو تمہارا کیا ارادہ ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔
 لائسنڈر۔ اے سیاہ قامت ہیشن میرے پاس سے دور ہو۔

ڈیمیسٹرس۔ تم مجھ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو اور ہرمیا سے جدا ہونا چاہتے ہو۔

حالانکہ تم خود مجھ سے مقابلہ کرتے ڈرتے ہو اور زور کر کے الگ نہیں ہو جاتے۔ جب تم ایک عورت کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے تو مجھ سے کیا مقابلہ کر دگے۔

لائسنڈر۔ اے بد صورت بلی مجھ کو چھوڑ دے ورنہ سانپ کی طرح الگ کر کے پھینک دوں گا۔ ہر میا۔ تم ایسے غیر مہذب کیوں ہو گئے۔ میرے پیارے تکو کیا ہوا؟

لائسنڈر۔ تیرا پیار کوئی اور ہو گا۔ میرے پاس سے ہٹ جا۔ اے بد بودار دوا۔ اے قابلِ نفرت غذا۔ مجھ کو چھوڑ دے۔ میں تیرے عشق کا مزلی نہیں ہوں۔

ہر میا۔ کیا تم مذاق کرتے ہو؟

ہیلن۔ بیشک وہ مذاق کر رہا ہے اور تم بھی ہنس رہی ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیٹرس میں اپنے اقرار پر قائم ہوں۔ اور تجھ سے ضرور لڑنگا۔

ڈیٹرس۔ اس وقت تو ایک عورت کے قابو میں ہے۔ میں تیرا اعتبار نہیں کر سکتا۔

لائسنڈر۔ کیا اس عورت کو میں کوئی تکلیف پہنچاؤں۔ ماروں۔ مار ڈالوں۔ کیا کروں؟ اگرچہ مجھ کو اس سے نفرت ہے۔ لیکن میں کوئی صدمہ پہنچانا نہیں چاہتا۔

ہر میا۔ تم نفرت سے زیادہ کیا صدمہ پہنچا سکتے ہو؟ مجھ سے نفرت کرنے کی تکو کیا وجہ؟ صرف تمہارا یہ کہنا ہی میرے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا میں ہر سیا نہیں ہوں؟

یائتم لائسنڈر نہیں ہو؟ میں اب بھی ویسی ہی خوبصورت ہوں جیسی پہلی تھی۔ آج رات تک تم مجھ سے محبت کرتے تھے اور آج ہی رات کو تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ آخر اسکا کیا سبب ہے؟

کیا تم یہ سب باتیں سچ کہہ رہے ہو؟

لائسنڈر میں اپنی جان کی قسم کھانا ہوں کہ یہ بالکل سچ ہے۔ میں اب ہرگز تجھ کو دیکھنا نہیں چاہتا اپنے دل سے فضول امیدیں نکال ڈال اور اس میں ہرگز شک و شبہ نہ کر کہ یہ ہرگز مذاق نہیں ہے کہ تجھ کو تجھ سے نفرت اور میلین سے عشق ہے۔

ہر میریا۔ اے ساحرہ! اے محبت کی چُرانے والی تورات کو یہاں کیوں آئی اور میر عاشق کا دل مجھ سے کیوں پھیر دیا؟

ہمیلین۔ یہ دوسری ہوئی کیا تم کو شرم و حیا کا کچھ لحاظ نہیں ہے۔ دد شیرنگی کا لحاظ بالکل نہیں باقی ہے۔ کیا تم میری زبان سے بھی کوئی سخت جواب سننا چاہتی ہو؟ اے سکار۔ عورت۔ اے کٹھن پتلی۔ تجھ کو کیا کہوں؟

ہر میریا۔ کٹھن پتلی! تجھ پتلی سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھی شاید تو نے اپنے قد کا مجھ سے مقابلہ کیا ہے۔ اور اپنے ڈیل ڈول کا اظہار کر کے لائسنڈر کا دل پھیرا ہے۔ کیا تیری وقعت صرف اسی سبب بڑھ گئی کہ تیرا قد ڈالنا ہے اور میں کوتاہ قد ہوں۔ اے بانس کے لٹھے بول! میں کتنی چھوٹی ہوں۔ میرا قد اگر جھلاننا نہیں ہے لیکن اپنے ناخنوں سے تیری آنکھیں نکال لوں گی اور تجھ کو اندھا کر دوں گی۔

ہمیلین۔ اے شریف جوانوں مجھ کو اس عورت کے غصہ سے بچاؤ میں ایک کمزور اور بیدھی عورت ہوں۔ مجھ کو اپنے بھڑنے کی عادت کبھی نہیں پڑی۔ تم شاید خیال کرو کہ بسبب پتہ قد ہونے کے وہ مجھ سے ملاقت میں بھی کچھ کم ہے۔

ہر میریا۔ دیکھو پیر پتہ قد کا نام لیا۔

کا نام نہ لو۔ اگر تم نے اس سے عشق ظاہر کیا تو تم کو اس کا نتیجہ برداشت کرنا ہو گا۔
 لانسڈر۔ اس وقت ہرمیا مجھ کو نہیں پکڑے ہو۔ اب چلو تو معلوم ہو جائے گا کہ ہیلین پر
 کیس کا حق ہے؟ میلر یا تمھارا۔
 ڈیمیسٹرس۔ بہتر ہے مگر آگے نہ بڑھو۔ میرے ساتھ ساتھ چلو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں،
 بھاگ نہ جاؤ۔

(لانسڈر اور ڈیمیسٹرس جاتے ہیں)

ہرمیا۔ بی صاحب۔ یہ سب آپ کے کر توت ہیں۔ اب جاتی کہاں ہو۔ ذرا میرے سامنے تو آؤ۔
 ہیلین۔ میں تم پر اعتبار نہیں کرتی اور نہ تمھاری قابل لعنت صحبت میں ٹھہروں گی۔
 تمھارے ہاتھ لڑائی کے لئے زیادہ تیار ہیں۔ اور میرے پیرھانے کی زیادہ قوت رکھتے ہیں۔
 (سیکھ جاتی ہے)

ہرمیا۔ یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں سخت حیرت میں گرفتار ہوں
 (ہرمیا جاتی ہے)

آبران۔ یہ سب تیری غلطی کا نتیجہ ہے۔ تو نے یا تو غلطی کی یا یہ بھی شرارت تھی
 پک۔ اے پریوں کے سردار آپ افتین کیجئے کہ یہ میری غلطی تھی آپ نے فرمایا تھا
 کہ میں اس فوجان کو یونانی لباس سے شناخت کروں گا۔ اور جس کی آنکھ میں میں عرق
 ڈالا وہ بھی یونانی لباس پہنے ہے۔ لیکن میں اپنی اس غلطی پر مادم نہیں ہوں کیونکہ اس

کسی قدر چپچی بھی ہوئی۔

آبران۔ اب یہ دونوں عاشق لڑنے لگے ہیں۔ تو فوراً جا۔ اور رات کو ایسا تاریک کر گہرا
ایسا کر کہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے نہ آنے پائیں۔ کبھی لائسنڈر کی آواز بنا کر ڈیٹرس کو
جیلن کر اور کبھی ڈیٹرس کی آواز بنا کر لائسنڈر کو پریشان کر۔ غرض ان دونوں کو ایسا تھکا
دے کہ یہ سو جائیں۔ اور تب یہ دوسرا عرق لائسنڈر کی آنکھوں پر بچکا دے کہ پھلے پھول کا
اثر جانلد ہے۔ اور صبح اٹھ کر دونوں خوش دار السلطنت کا راستہ لیں میں اس عرصہ میں
ملکہ کے پاس جا کر وہ لڑکا مانگے لیتا ہوں تب اسکی آنکھوں پر سے بھی سحر رفع کر دوں گا۔

پک۔ اے میرے سردار اب جلدی کرنا چاہئے کیونکہ صبح قریب ہے۔ وہ تمام بھوت
پریت جو رات میں گشت کرتے ہیں اور صبح ہوتے قبرستانوں میں گھس جاتے ہیں۔ اب
واپسی کی تیاری کر رہے ہیں جو اروح خود کشی یا اور سخت جرائم کی وجہ سے شائد اور
معائب میں بسر کرتی ہیں اپنے اپنے مقام پر واپس جا چکے ہیں تاکہ دروز روشن اُنکے شرناک
اور قابل عبرت حالات کا گواہ نہ ہو جائے۔

آبران۔ ہلوگ اور کم ہیں۔ ہنکو صبح تک پھرنے کی اجازت ہے۔ اکثر جنگلوں و باغوں
کی سیر تماشے میں یسے مصروف رہا ہوں۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور اسکی شعاعوں سے
سبزی مائل نملین چٹنے مٹھ رہے ہو گئے۔ مگر تاہم تو جلدی کر اور قبل صبح ہونے کے اس
کام سے فراغت کر لے۔

(آبران جاتا ہے)

پک۔ میں ان دونوں کو تمام گل میں پھراؤنگا اور خوب جبران کرونگا۔ ایک قے یا تا ہی۔

(لائسٹڈ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسٹڈ۔ ارے ضرور ڈمیٹرس تو کہاں ہے۔ میرے مقابل آ۔

پک۔ اے بد معاش میں یہاں تیار کھڑا ہوں۔ تو کہاں ہے؟

لائسٹڈ۔ میں تیرے پاس ابھی آتا ہوں

پک۔ کسی صاف اور ہموار جگہ پر چل۔

(لائسٹڈ آواز کی طرف جاتا ہے اور ڈمیٹرس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

ڈمیٹرس۔ اے لائسٹڈ بول۔ اور بدل تو کدھر ہے۔ کہاں چھپ گیا؟

پک۔ تو جھارڑیوں اور ستاروں سے کہتا پھرتا ہے کہ میں لڑونگا۔ اور میرے سامنے نہیں آتا۔

ڈمیٹرس۔ تو کہاں ہے؟ میں ابھی آیا۔

پک۔ میری آواز کے ساتھ چلا آ۔ کسی ہموار جگہ پر لڑونگا۔

(ڈمیٹرس آواز کی طرف جاتا ہے اور لائسٹڈ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسٹڈ۔ ڈمیٹرس مجھ سے لڑنے کیلئے نہیں ٹھہرتا۔ جب میں قریب پہنچتا ہوں

تو وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ یہ بد معاش دوڑنے میں بہت تیز ہے۔ اگرچہ میں بھی تیز چلتا

ہوں۔ مگر اسکو نہیں جاتا میں اب تھک گیا ہوں اور تھوڑی دیر آرام کرونگا۔

(لیٹ گیا)

اے روز رشن تو جلد طلوع ہوتا کہ میں ڈمیٹرس سے انتقام لوں۔

(اسٹنڈر سوتا ہے اور پک ڈمیٹرس کے ہمراہ داخل ہوتا ہے)

پک۔ اے بزدل میرے مقابلہ پر کیوں نہیں آتا؟

ڈمیٹرس۔ اگر کچھ دعویٰ ہو تو ایک جاٹھڑ جاتا کہ مقابلہ ہو جائے۔

پک۔ میں یہاں ہوں۔ میرے پاس آ۔

ڈمیٹرس۔ تو مجھ کو فضول تنگ کر رہا ہے اب کل دن کو اسکا عوض لوں گا۔ اسوقت تھک

گیا ہوں اور آرام کروں گا۔

(اسٹنڈر لیٹا ہے اور سو جاتا ہے)

(ہیلن دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہیلن۔ اے سنان رات اپنے گہنے کم کر اور جلد ختم ہوتا کہ مشرق کی طرف سے آرام و آسائش

کا دروازہ کھلے۔ میں شہر واپس جاؤں۔ اور ان لوگوں سے دور ہو جاؤں جو مجھ سے نفرت

کرتے ہیں۔ اے نیند تو اکثر رنج و غم بھلا دیا کرتی ہے اسوقت اتنا احسان کر کہ میں خود

اپنے کو بھول جاؤں۔

(لیٹی ہے اور سو جاتی ہے)

پک۔ ابھی تین ہیں۔ اور ایک اور آتا چاہئے جب ہر جنس کے دو دو ہوں تو چار ہوتے

ہیں۔ اے لو۔ وہ بھی روتی دھوتی آرہی ہے۔ کیوڈ بڑا شریر لڑکا ہے کہ ان بیچاری

لڑکیوں کو اس طرح تنگ کرتا ہے۔

(رہسریا۔ دوبارہ داخل ہوتی ہے)

سہریا۔ میں تمام عمر ایسے غم و الم میں کبھی گرفتار نہیں ہوئی، تبتم سے میرا تاجم تہم تر ہے۔
 اور کانٹوں سے میرا لباس پُر زے پُر زے ہے۔ اب مجھ میں قدم اٹھانے کی بھی طاقت
 نہیں باقی ہے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں آرام کر لوں۔ اگر وہ دونوں نوجوان لڑائی کا قصد رکھتے
 ہوں تو تمام آسانی قوتیں میرے لائنڈر کی نگہبانی کریں۔
 (لینڈر ہے اور سو جاتی ہے)

پک ”زمین پر آرام کرو“ ”میں عشق کی دوا“ ”تمہاری آنکھوں پر“ ”لگاؤنگا“
 (لائنڈر کی آنکھوں پر عرق ٹپکاتا ہے)

جب تو جگے تو اپنی پرانی مشوقہ سے از سر نو الفت شروع کرنا کیڑی ہاتنی شل ٹھیک ہو جائے۔
 کہ ہر شخص اپنا جوڑا آپ ہی تلاش کر لے گا۔ سو اٹھ کر تم کو یہ خواب معلوم ہو گا۔ عاشق و معشوق
 باہم مل کر خوش ہونگے اور انجام بخیر ہو گا۔

(پک جاتا ہے)

چوتھا ایک ط

پہلا سین

وہی جگل۔ لائنڈر۔ ڈیمیسٹرس۔ ہریا۔ اور سہلین سو رہے ہیں

دینا۔ باٹم صاحب کا ب۔ بیس۔ مہتہ مسٹر اور پرلونکے داخل ہوئے ہیں۔ آبران پوشیدہ کھڑا
 بیٹنا۔ میرے پیارے اس پھولوں کے تختہ پر تو بیٹھ جاتا کہ تیرے خوبصورت جھارو نکلا
 میں بسوں اور تیرے نازک چکنے سر میں مشک و گلاب کے پھول لگاؤں تیرے

یہ بڑے بڑے کانوں کو چوموں۔

باٹم نہیں کہاں؟

پلیں۔ حاضر

باٹم۔ براہ غنایت ذرا میرے سر کو کھجلائیے۔ کاب کدھر ہے؟

کاب۔ کاب حاضر۔

باٹم۔ کابو ب صاحب۔ ہتھیاروں کو لیکر مسلح ہو جائیے۔ اور میرے لئے ایک سُرخ رنگ

شہد کی کھٹی خُشار کر لائیے اور شہد کا ایک تھیلا بھی اپنے ہمراہ لیتے آئے گا۔ مگر اس کام میں

زیادہ محنت نہ کیجئے گا۔ اور یہ بھی خیال رکھئے گا کہ شہد کا تھیلا ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اگر

شہد کے سیلاب میں آپ غرق ہو گئے تو جھکوا افسوس ہو گا۔ مسٹر و کہاں ہے؟

مسٹر و۔ حاضر۔

باٹم۔ ذرا اپنا ہاتھ مجھ کو دیکھئے کچھ تامل نہ کیجئے گا اس وقت سب معاف ہے۔

مسٹر و۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔

باٹم۔ صرف یہ کہ آپ بھی سر کھانے میں بیٹیں کوہِ دِرد کیجئے۔ جھکوا کسی جھام کی طرف رجوع

کرنا ہو گا کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میرے سر پر جید بال جمع ہو گئے ہیں۔ میں ایسا گدھا

ہوں کہ اگر میرے بال گر پڑتے ہیں تو میرا کھجلائے کو جی چاہتا ہے۔

بٹینا۔ اے میرے پیارے کیا تو کاٹا یا باجا سننا پسند کریگا۔

باٹم۔ جھکوا علمِ مسیحیہ سے خاصہ متناہت ہے۔ احما حکارہ نہماؤ۔

بیٹینا۔ کیوں میرے پیارے تو اس وقت کیا کہا بیٹگا؟

باٹم۔ فی الحال مرث ایک گٹھا گھاس کا کافی ہے۔ میں سوکھے روٹ بہت لطف سے کھاتا ہوں۔ اور خشک گھاس سے بھی بچھ کو رغبت ہے۔ کیونکہ عمدہ شیریں۔ اور خشک گھاس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

بیٹینا۔ میرے ساتھ ایک ایسی پری ہے کہ وہ تیرے لئے تازہ جوز لے آئیگی۔

باٹم۔ اس وقت کوئی شخص ظل انداز نہ ہو کیونکہ ہمیں خواب کا غلبہ ہے۔

بیٹینا۔ تو آرام کر اور میں تجھ سے نبل گیر ہوں گی۔ بریو یہاں سو جاؤ اور اپنا اپنا کام کرو۔

(پریاں جاتی ہیں)

جنگلی بلیس درخت سے ایسے ہی لپٹی ہیں عشق پیچہ چہال سے ایسے ہی وصل ہوتا ہوا
اُف وہ! جھکو بھی تیرے ساتھ کیسا عشق ہے! کتنی محبت ہے!

(دونوں سوتے ہیں اور یک دھڑل ہوتا ہے)

اُبران (آگے بڑھ کر) اسے رابن۔ تو خوب آیا۔ نفیس سیر بھی تو نے دیکھی۔ جھکو اب اسکی دیوانگی پر ترس آتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ جنگل کے اس طرف جب یہ اس پاگل سوا ظہار عشق کر رہی تھی۔ اسکے سر پر پھولوں کا تاج رکھ رہی تھی۔ اور شب بنم جو کلیوں پر مشرقی موتیوں کی طرح چمکارتی تھی اس وقت ہر پھول کی آنکھ میں ذلت و خفت کے آنسوؤں کی طرح حجج تھی میں بیٹینا کے سامنے آیا اور اسکو خوب نعت ملا کہ کوئی تبدیلی کیا ہوا ہے؟ طلب کیا اور اسنے فی الفور وہ بچہ دیدیا اور اپنی لایک پرہی کو مکہ دیا کہ اسکو میرے باغ میں پرستان پہنچا دے۔ اب وہ

بڑا مہجھکول گیا ہے اس لئے میں اسکی آنکھوں سے سحر خد کئے دیتا ہوں اور تو بھی اس
یونانی کے سر سے گدھے کا سر ا لگ کرے تاکہ صبح کو سب کے ساتھ وہ بھی دار السلطنت
روانہ ہو۔ اور آج رات کی پریشانیوں کو اب معلوم ہوں، میں پہلے ملکہ پرستان کا علاج
کرتا ہوں تو ویسی ہی ہو جا۔ جیسی پہلے تھی۔ اور تیری نظر بھی تبدیل ہو جائے۔ چاند کی گلی
کیو پٹر کے پھول سے زیادہ قوی ہے اور اسی کے حکم سے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ پہلے پھول کا اثر
جاتا ہے۔

بٹینا بٹینا! ٹھو۔ سیری بیماری مکہ۔ جگہ

بٹینا۔ میرے ابران۔ میں نے کیا خواب دیکھا۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں ایک گدھے
پر عاشق ہوئی۔

ابران۔ تمہارا معشوق یہ ایسا ہے۔

بٹینا۔ ایسی عجیب بات کیونکر پیش آئی۔ اب میری آنکھیں اس صورت کے کتھہ بن گئیں
ابران۔ تھوڑی دیر خاموش رہو۔ اب میں یہ مضمون سر آتا رہے۔ بٹینا اسوقت یا بابا بکاؤ
اور ان پانچوں دیوں کو بند میں ممول سے زیادہ غافل کر دو۔

بٹینا۔ علم موسیقی کی اُستادینو ادھر آؤ۔ اسوقت ایسا گانا ہوا اور ایسا باجا جیگے کہ نرید
میں غفلت پیدا ہو۔

(بابا بجاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد بند ہوتا ہے)

پک۔ لے باٹم ایک جو تو تیار ہو تو میرے ہوش و حواس درست ہو جائیں اور جیسا

بیوقوف تو ہمیشہ سے تھا دلیسا ہی ہو جا!

آجران۔ باجا بجائو۔ اے میری مکملہ آؤ۔ اب ہم تم دونوں ہاتھ ملا کر ان سر نے نالوں کے چاروں طرف لپٹیں ہم دونوں میں دوبارہ محبت قائم ہو رہی ہے۔ اور کل نصف شب کے بعد تھیسس کے محفل میں ہم دونوں مایاں گئے۔ اور اسکی آئینہ نسل کیلئے برکت دے آئیں گے۔
 وہاں دو اور نادانوں کا مشن بھی تھیسس کے ہمراہ پایا ہے جائیں گے۔

ایک۔ اے میروں کے بادشاہ مجھ کو مرغِ حرکی آواز معلوم ہوتی ہے۔

آجران۔ کچھ جبر ہے کسان کی سیاہی کو ہاتھ ہم بھی چپ چاپ یہاں سے کاٹ رہے ہیں۔
 ہم لوگ یقیناً سے زیادہ جلد و نہانے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔

ٹھیک اے میرے سردار۔ راستہ میں مجھ سے بیان کرنا کہ میں تم کو ان انسانوں کے ساتھ بڑے
 سوچنے والی کیونکر کر رہی

دب جاتے ہیں (

ویسے تو ہی اور شکاری باجوں کی آواز آتی ہے۔ تھیسس۔ ہیا لیٹا۔ آجیں۔

مع ہمدردوں کے داخل ہوتے ہیں)

تھیسس۔ ایک شخص تم میں سے جائے اور جنگل کے نگہبان کو بلالے.....

..... میں اپنی مشوقہ کہتوں کا ناچ دکھاؤنگا

ایک آدمی کو غریبی گھاٹیوں میں چھوڑ دو۔ اور ایک شخص فوراً نگہبان کو بلالے۔

(ایک خادم نوٹا جاتا ہے)

اسے خوبصورت، ملکہ اب ہم اس پہاڑ کی چوٹی سے کتوں کے ناپچنے اور فل شور کرنے کا نشانہ دیکھیں گے۔

پہاڑی ٹاپا میں ایک بارڈینٹر کریمٹ کے میدان میں ایک بڑے بادشاہ کے ہمراہ اسپارٹا کے کتوں کا ناچ دیکھا ہے۔ اس مرتبہ اس قدر شور و غل ہوا تھا کہ تمام زمین و آسمان گونج گیا تھا۔ اور اس کے بعد پندرہویں سیرری نظریے میں گزری۔
تھیسس سیرے کتے بھی انہیں ملے کہ ہیں اور اسے کام میں بنے نظریے اور ان کے اعضاء نہایت قوی ہیں۔ اور ان کے شور و غل کی تمام یونان میں دھوم ہے۔

افادایہ عورتیں کون ہیں؟ اور یہاں کیسے لیتی ہیں؟

ایکھیس - سیرے سردار۔ ب۔ تو یونانی لڑکی ہے جو ادھر سوری ہے۔ اور یہ لائسنڈرا ہے۔ یہ ڈیٹرس ہے اور بڑے نیڈا کی لڑکی ہے اور جو کہ تعجب ہے کہ یہ سب یہاں کیسی جمع ہو گئیں تھیسس۔ غالباً کسی نہ کسی رکن کے ادا کرنے کے لئے وہ سویرے آئے اور باسے اور میرے آگے کا مالٹن کے یہاں پہلے سے جمع ہو گئے۔ آپس میں شاید آج ہی کا دن تو ہر مہیا کی جوابدہی ہے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

ایکھیس - جی ہاں۔

تھیسس - نہ کارپوں سے کہہ کہ نیڈنگ پھونک کر انکو جگا لیں۔

(زدی بختی جو غل و شور ہوتا ہے۔ لائسنڈرا ڈیٹرس۔ ہر سیاہیلرنگ گھبراہٹ)

(ہنگ بٹنے ہیں)

قبل میں ہیلن سے منسوب تھا لیکن جس طرح شدت مرض میں غذا بُری معلوم ہوتی ہے۔ اور بعد صحت اُسکی خواہش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہیلن سے مجھ کو کچھ دنوں کے لئے نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ اور اب قدیمی محبت عود کر آئی۔

تھیسس۔ اے خوش نصیب ناشقو۔ تمہاری باتیں میں پھر سنوں گا۔ ایکس میں قہر تمہاری مرضی کے خلاف حکم کرتا ہوں کہ عبادت گاہ میں اسی وقت ہمارے ساتھ ان لوگوں کی بھی خصوصی سہولت ملے گی۔ اب دن زیادہ چڑھ گیا ہے اور شکار کا وقت نکل گیا ہے۔ اس لئے دار السلطنت جانا چاہتا ہوں۔ دیکھو تین مرد اور تین عورتوں کا ایک ساتھ نکاح ہو گا تو نہایت لطف آئے گا۔

(تھیسس پیالیا ایکس سے ہمراہ بیان جاتے ہیں۔)

ڈیٹرس۔ مجھ کو یہ سب واقعات دور کے پہاڑوں کی طرح ایسے دُہندے نظر آتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔

ہیرمیا۔ مجکورات کی ہر بات دہرائی معلوم ہوتی ہے اور عقل کام نہیں دیتی۔

ہیلن۔ میرا خیال بھی ایسا ہی ہے جس طرح کسی کو موتی راستہ میں پڑا مل جائے اور وہ شک کرتا ہو کہ اس موتی کو اپنا سمجھوں یا نہ سمجھوں یہی میرا حال ہے۔

ڈیٹرس۔ کیا دماغ میں جگ ہے ہیں؟ یہ کہیں خواب تو نہیں ہے؟ کیا ڈیوکیاں آیا تھا اور ہم کو اپنے ساتھ بلا گیا ہے۔

ہیرمیا۔ ڈیوک آیا تھا اور میرا باب بھی ہمراہ تھا۔

ہیلن اور ہپالیٹا بھی تھی۔

لائسنڈر ڈیوک حکم دے گیا ہے کہ ہم اس کے پیچھے پیچھے عبادت گاہ چلیں۔

ڈیویٹر س۔ تو یہ خواب نہیں ہے، اور کچھ چلنا چاہئے۔ راستہ میں رات کے واقعات بیان کرتے جائیں گے۔

(جاتے ہیں)

ہاٹم۔ (جگ کر) جب میرا مقررہ نشان آئے تو مجھ کو پکارنا میں فوراً آؤں گا۔ اب لیٹنا شروع۔
"خواب صورت پریں"

اسے کوئینس۔ اوفلیٹ دھونکنے والے اناؤٹ قلمی گزرا اشارہ دینگا یا خدا!

یہ سب مجھ کو سوتا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آہا۔ میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ کا بیان انسان کے اکان سے باہر ہے۔ انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو میں

خواب میں دیکھا کہ میں ————— اب کیا کہوں کہ کیا ہو گیا؟ اور میرے سر پر ایک

————— گرانسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میرے سر پر کیا تھا؟ نہ کسی آنکھ نے دیکھا

ہے نہ کسی کان نے سنا ہے۔ نہ کسی ہاتھ نے چھوا ہے نہ کسی کو دل

میں یہ وہم دکان آیا ہے جو میرا خواب تھا میں کوئینس سے کہوں گا کہ وہ ایک نظم تیار کرے اور

اسکا نام ہاٹم کا خواب رکھا جائیگا کیونکہ اسکی نہایت کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اور میں ڈیوک

کے سامنے اسکو تماشہ کے بعد پڑھوں گا۔ بلکہ زیادہ موثر بنانے کے لئے تھیں کی ولادت کر

وقت

وقت پڑھوینگا۔

دوسرے کین

(کوئیس کا مکان)

کوئیس فلیوٹ۔ اسٹاؤٹ اور اسٹارولینگ داخل ہوتے ہیں،
کوئیس۔ کوئی باٹم کے مکان پر گیا تھا؟ وہ دہسپس آیا یا نہیں؟
اسٹارولینگ۔ اسکا کہیں پتہ نہیں ہے غالباً پریاں اُسکو اڑائے گئی ہیں۔
فلیوٹ۔ اگر وہ نہ آئے تو تاشہ نہیں ہو سکتا۔

کوئیس۔ غیر ممکن ہے کیونکہ تمام شہر میں اس سے عمدہ پریس کوئی نہیں بن سکتا۔
فلیوٹ۔ وہ تمام اہل حرفہ میں سب سے زیادہ مقلد ہے۔
کوئیس۔ اور ب سے زیادہ حسین و خوش آواز ہے

(اسنگ داخل ہوتا ہے)

اسنگ۔ استاد وائٹ لیک مندر سے واپس آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ چند اور لادو اور لید بونگی
شادی ہوئی ہے۔ آج ہمارا تاشہ پوتا تو ہم سب آدمی بن جاتے۔

فلیوٹ۔ ہائے اندر اس باٹم تم ان موجود ہو گئے تو تمام عمر کے لئے چھپانے والا نکلا ٹھیکہ
لکھ جانا یہ غیر ممکن ہے کم ڈیکر اس کے لئے چھپاؤ میہ سے کم حق کرنا۔
باٹم داخل ہوتا ہے

باٹم میرے نوجوان دوست کہاں ہیں؟
کوئیس افغا۔ باٹم کیسی مبارک راحمت ہے کہ قننے اس گہر میں قدم رکھا۔

باٹم۔ استاد دوا مجھکو عجائبات بیان کرتا ہیں لیکن اس وقت کچھ نہ کہو۔ میں ور وقت سب حال صاف صاف بیان کر دوں گا۔
کوئیس۔ کچھ تو کہو۔

باٹم۔ اس وقت کچھ نہیں بتاؤں گا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیوک کو کھانے سے فراغت ہوگئی۔ اپنا لباس تیار کرو۔ ڈارڑھیوں کے لئے عمدہ رتیاں مہیا کر دو اور شاہی محل کے پاس مجھ سے ملو۔ شخص اپنا اپنا پارٹ دیکھ لے کیونکہ ہمارا تماشہ پسند کیا گیا ہے۔ کم سے کم یہ انتظار تو ضرور کرو۔ کہ قہسی کے کپڑے صاف ہوں۔ ہاں جو شخص شیر کا پارٹ کرنے والا ہو وہ اپنے ناخن بہکائے۔ کیونکہ وہ شیر کے پنجے کا کام دیں گے اکثر دھربانی کر کے آج پیاز یا اسنہ دکھانا کیونکہ ہاں شیریں گفتاری کی ضرورت ہوگی۔ بس بس۔ بلو دیر نہ لگاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ

(پہلا سینہ تہیسیں کا محل)

تہیسیں پہا لیا۔ فلاسٹریٹ۔ چند لارڈز اور درباری داخل ہوتے ہیں۔
پہا لیا۔ یہ دونوں عاشق جو باتیں کرتے ہیں مجھکو کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہیں۔
تہیسیں۔ یہ واقعات قابل تعجب ضرور ہیں لیکن ان میں ملوث کم ہے۔ مجھکو ایسے پڑنے نصول اور ہیروئن کی داستانوں کا سہرگز یقین نہیں آتا۔ عاشقوں اور دیوانوں کا دماغ ایسا پر جوش ہوتا ہے اور ان کی قوت تخیل ایسی قوی ہوتی ہے کہ جو خیالات وہ قائم

کر لیتے ہیں کبھی عقل سلیم میں انکا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ دیوانہ۔ عاشق اور شاعر ہر وقت عالم خیال میں محو رہتے ہیں۔ ایک کو ہر وقت اتنے بھوت اور شیطان نظر آتے ہیں کہ تمام دنیا میں انہوں گے۔ یہ تو دیوانہ ہے۔

دوسرا غلبہ شہینگی میں مصر کی سیاہ فام عورت کو سب زیادہ حسین سمجھتا ہے۔ عاشق ہو۔

شاعر اپنے کلام میں نفاست اور نزاکت پیدا کرنے کیلئے زمین و آسمان کے قلابے

لا دیتا ہے۔ اور جس طرح وہم معدوم چیزوں کو وجود عطا کر دیتا ہے اسی طرح شاعر

کا قلم اُنکے لئے شکل و صورت اور جگہ تجویز کر دیتا ہے۔ خیال کی یہ تاثیر ہے کہ اگر کسی خوشی

کا گمان آئے تو اس خوشخبری کا لانے والا بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ یارات کو کچھ ڈر

سلام ہو تو چھاڑی رکھو منہ مسموم سبز نے لگتی ہے۔

ہیپالیڈا۔ لیکن رات کے نام واقعات بیان کرنا اور اُنکے قلوب کافی الحقیقت بل جانا

اور اس وقت تک اُسکا اثر باقی رہنا ایک ایسی شہادت ہے کہ یہ تمام داستان بے اصل

نہیں ہو سکتی۔ مگر بہر حال یہ معاملہ عجیب ضرور ہے۔

تھیسس۔ دیکھو وہ سب کیسے خوش خوش آ رہے ہیں۔

(السنڈر۔ ڈیٹرس۔ ہیریا۔ اور سلین دا غل ہوتے ہیں)

اے شریف دوستو تم کو خوشی نصیب ہوا اور تمہارے دل تازہ عشق و محبت

کے لطف اٹھائیں۔

السنڈر۔ خدا آپ کو ہر وقت اور ہر حال میں ہمیشہ زیادہ خوش رکھے۔

تھیمیس۔ ابھی ہمارے سونے میں تین گھنٹہ کا وقفہ ہے۔ اس سخت وقت کے کاٹنے کے لئے کیا کیا تاشے ناچ رنگ ہمارے ملاحظہ کے واسطے تیار کئے گئے ہیں۔ ہمارا دار و نہد عشر کہاں ہے ہیکہ کوئی تاشہ نہیں ہے؟ فلاسٹرٹ کو بلاؤ۔

فلاسٹرٹ میں ماحضروں
تھیمیس۔ اب اس شپ کے لئے کیا سیر فاشے انتخاب کئے ہیں۔ اور بہا بہتہ آہستہ گزرنے والا وقت صرف کرنے کے لئے تم نے کیا سامان کیا ہے۔
فلاسٹرٹ۔ چند تاشوں کا خاواہد مانر ہے ان میں سے انتخاب کر لیجئے۔
(ایک ٹاخذ دیتا ہے)

تھیمیس۔ چند تاشوں کے نام پڑھنے کے بعد ایک مختصر اور طویل کھیل میں نوجوان پرس اور اس کی مشو نہ تہی کا حال ہے۔ ایک ہنسائے والا پر غم تاشہ ہنسائے والا اور پر غم خند اور طویل۔ یہ کیا منے؟ گرم برت اور سیاہ پالا۔ یہ اجتماع فتدین کیسا؟
فلاسٹرٹ۔ حضور یہ تاشہ دس بارہ لفظوں کا ہے اور با اشتہار ہے کہ میں نے ایسا چھوٹا تاشہ کبھی نہیں دیکھا لیکن وہی الفاظ فضول بھی ہیں کیونکہ کل تاشہ میں نہ کوئی لفظ درستی نہ کوئی اگر کام کے قابل ہے اس لئے یہ تاشہ نہایت دشوار اور طویل ہے۔

یہ تاشہ پر غم ہے۔ کیونکہ پرس بالآخر خود کشی کرتا ہے۔ اور جس وقت میں نے اس میں خود کھا تو میرے بھی آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ تہہ دار ہے افتیاز نہیں سے اس قدر آنسو بھی پیر نہیں نکلتے تھے۔

تہنسیس۔ یہ تماشہ کرنے والے کون ہیں؟

فلا سٹریٹ۔ یہ دارالسلطنت کے اہل حرفہ ہیں جنہوں نے اب تک داغی محنت کبھی نہیں کی ہوگی۔ اور آپ کی شاہی جشن میں پہلی بار اس تماشہ کے حفظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ تہنسیس۔ ہم اسکو ملاحظہ کریں گے

فلا سٹریٹ۔ نہیں حضور یہ آپ کے دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ کی دلچسپی ان کی نیک سیتی سے ہو کہ آپ کے خوش کرنے کیلئے انہوں نے کسخت سے اس تماشہ کو یاد کیا ہے تو بیشک آپ کو لطف آئے گا۔

تہنسیس۔ میں اس تماشہ کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ جب سادگی اور وفاداری سے کوئی بات کی جائے تو اس میں عیب نہیں ہو سکتا۔ جاؤ ان ایکٹروں کو بلا لاؤ۔ لیڈیو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں (فلا سٹریٹ ہٹا ہے)

ہیالیٹا۔ مجھ کو غریبوں اور مفلسوں کا اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کرنا اور فضول تکلیف اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

تہنسیس۔ میری پیاری ملکہ۔ دیکھو انکو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

ہیالیٹا۔ فلا سٹریٹ کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتے۔

تہنسیس۔ یہ ہماری اور بھی مہربانی ہوگی کہ ہم انکا شکریہ قبول اور بے سبب ادا کریں۔

ہاں بے لے یہی دلچسپی کافی ہے کہ ہم انکی غلطیوں کو سمجھیں گے اگر تماشہ میں کچھ نقائص ہوں تو ہم خیال کر لیں کہ کیا ہو سکتا تھا۔ اور یہ نہ خیال کریں کہ کیا ہوا۔ جہاں کہیں مجھ کو جانے کا اتفاق ہوا

بڑے بڑے نشی سیرے سب کبا دلکھ لائے۔ اور جس جگہ میں نے دیکھا کہ انکا بدن کا پٹنے لگایا رنگ زرد پڑ گیا یا غلط پڑھنے لگے۔ یا انکے گلے میں ایسے کانٹے لگا کہ وہ کچھ نہ کہہ سکے۔ اور خاموش کھڑے رہ گئے۔ انکی اس خموشی سے بھی میں نے ایک سچی مبارکباد سمجھ لی اور انکے اس لحاظ و خموشی کا مجھ پر ویسا ہی اثر ہوا جیسا بڑے بڑے مقرر دنیا کا ہوتا ہے۔

میرے نزدیک محبت اور خموشی سب سے زیادہ مقرر ہیں۔

(فلاسٹریٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

فلاسٹریٹ۔ سنئے۔ تمہید پڑھنے ایک ایک کر آ رہا ہے۔

تھیمیس۔ آنے دو۔

(پہلے قرنا کی آواز آتی ہے اور پھر کوئیں تمہید کیلئے آتا ہے)

تمہید۔ اگر آپ کو ہماری کوئی حرکت ناگوار ہو تو یہ نیک نیتی سے ہے اور آپ یہ نہ سمجھئے کہ ہم رنج پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد آپ کو خوش کرنا ہے اور ہم اسی لئے مسخ ہوئے ہیں سب اگر موجود ہیں اور ان کو دیکھ کر آپ کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

تھیمیس۔ شیخ دم نہیں لیتا اور ایک ساتھ بولنا چلا جاتا ہے۔

الاسٹنڈر۔ اسکی حالت بالکل جنگلی گھوڑی کی سی ہے جو ٹھہرے کا نام ہی نہیں جانتی۔

حضور اسوقت ایک بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا۔ وہ یہ کہ سرف بولنا کافی نہیں ہے بلکہ صحیح بولنا ضروری ہے۔

سالیٹا۔ شک اسکی تلخ اس بلکے کی ہے جو باجا لیکر بیٹھے اور بے سمجھے ہوئے

آواز نکالتا جائے۔

اتھلیسیس۔ اسکی تقریر ایک پچپا رزنجیر ہے جسکی سب کڑیاں ٹھیک ہیں مگر اُلجھ کر بیکار ہو گئی ہیں۔ اب کون آٹما ہے؟

(پریس تھمسی۔ دیوار۔ چاندنی۔ اور شیر داخل ہوتے ہیں)

تہمید۔ آپ ان لوگوں کو دیکھ کر تعجب کریں گے۔ لیکن تھوڑی دیر میں سمجھ جائیں گے۔ شخص پریس تھمسی تھم۔ اور یہ خوبصورت عورت تھمسی ہے۔ شخص جو چونا اور کیٹر لئے کھڑا ہے دیوار تھم۔ وہ بڑی دیوار جو عاشق و معشوق کے درمیان حائل تھی اور جس کے سوراخ سے دونوں ہنگام ہوا کرتے تھے۔ یہ شخص جو لائین کتا۔ اور کانٹوں کی چھڑی لئے کھڑا ہے چاندنی ہے۔ کیونکہ چاندنی رات میں عاشق و معشوق قبرستان میں جمع ہونا میووب نہ سمجھتے تھے یہ جنگلی جانور جسکا نام شیر ہے اتفاق سے اس قبرستان کے قریب تھا۔ اس شیر کی آواز سے ڈر کر تھمسی بھاگی انسان بنی چادر چھوڑ گئی۔ جسکو پڑا دیکھ کر پریس نے خیال کیا کہ تھمسی کا خون ہوا۔ اور غم و الم سے اپنی جان دی۔ باقی حال یہ سب لوگ اپنا خود بیان کریں گے۔

(تہمید۔ پریس تھمسی۔ اور شیر جاتے ہیں)

اتھلیسیس۔ میں حیرت میں ہوں کہ یہ شیر بھی بولے گا یا نہیں۔

دیو پریس۔ حضور جب بہت سے گدھے بولتے ہیں تو ایک شیر کا بولنا کیا تعجب ہے؟

دیوار۔ اس تماشے میں یہ اتفاق پیش آیا کہ میں انسان سنی اسٹارٹ دیوار بنا ہوں اور میں ایسی دیوار ہوں کہ مجھ میں ایک سوراخ ہے جس کے ذریعہ سے پریس اور تھمسی باتیں کرتے

ہیں۔ یہ چونا، کچھڑ اور پتھر ظاہر کرتے ہیں کہ میں وہی دیوار ہوں اور یہ وہ سوراخ ہے جس سے عاشق و معشوق ہم کلام ہوں گے۔

تھیسلیس۔ کیا تمہارے نزدیک دیوار اس سے زیادہ عمدہ بول سکتی ہے؟
ڈیمیٹر۔ بھکا نہیں یا ہے کہ کسی دیوار نے ایسی تسخیرانہ گفتگو کی ہو۔
(پریس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

تھیسلیس۔ پریس دیوار کے قریب آ رہا ہے ٹیپ ہو جاؤ۔

پریس۔ اے اندھیری رات تیرا رنگ کالا ہے۔ اے رات اب نہیں دن کا اُجالا ہے۔ کیا تجھ سے اپنا وہ بھول گئی اے پیاری دیوار تو میرے آؤر تھسبی کے باپ کے مکان کے درمیان قائم ہو گئی۔ اے شیریں دیوار اپنا سوراخ دکھا۔

(دیوار انگلیاں اٹھاتی ہے)

اے طرحدار دیوار میں تیرا ممنون ہوا لیکن آج تجھ سے نظر نہیں آتی، اے بوماش دیوار تو نے دھوکا دیا تیرے پتھروں پر سخت ہو۔

تھیسلیس۔ یہ دیوار تو صاحب ہوش و حواس ہے تب نہیں وہ بھی اس سخت کا عوض نہ لے۔

پریس۔ جی نہیں حضور "لعنت ہو تجھ سے" کا مقررہ نشان ہے اور وہ ابھی ابھی یہاں آئے گی۔ وہ دیکھئے آ رہی ہے۔

(تھیس دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تھیس۔ اسے دیوار تو نے اکثر غم و الم کے۔ نالے سننے میں نے اکثر تیری اینٹوں پر

پتھروں کا ہوس لیا ہے۔

پریس۔ مجھ کو آواز معلوم ہوتی ہے اب میں سوراخ کے پاس جا کے تھبسی کی صورت دیکھوں گا۔
تھبسی! تھبسی!!

تھبسی۔ میرے پیارے تو ہے!

پریس۔ اس دیوار کے سوراخ سے میرا ہوس لے۔
تھبسی۔ میں سوراخ چومنی ہوں مگر تیرے لب تیسر نہیں آتے۔
پریس۔ کیا تو اس دقت مجھ کو قبرستان میں لے گی؟
تھبسی۔ میں ابھی آتی ہوں۔

پریس۔ اور تھبسی جالتے ہیں!

دیوار۔ اب چو نکہ دیوار کا پارٹ ختم ہو گیا اس لئے دیوار جاتی ہے۔
(جاتی ہے)

تھبسیس۔ اب ان دونوں پڑوسیوں کے درمیان سے دیوار غائب ہو گئی۔
دلیٹر۔ حضور دیوار سن رہی ہے۔

پیا لیٹا۔ ایسا یہ وہ خطا ہے جسے کبھی نہیں دیکھا۔
تھبسیس۔ جتنا شبہ سچا ہو وہ بھی فقط ایک کھیل ہے۔ اور جو سب کے خواب ہو
وہ بھی اچھا ہے اگر اپنے خیال سے اسکو درست کر لے۔

پیا لیٹا۔ یہ خیال آپ کا ہے۔ انکا نہیں ہے!

تھیسس۔ اگر ہم انکا ویسا ہی خیال کریں جیسا وہ خود اپنا کرتے ہیں تو انکا خیال بھروسہ
ادیموں میں ہو جائے۔ دیکھو دو شریف جانور آئے ہیں۔ ایک تو انسان ہے دوسرا شیر ہے۔
(شیر اور چاندنی دوبارہ داخل ہوئے ہیں)

شیر۔ اے شریف لیڈیو۔ تمہارے نازک دل چوہے کی آواز سے بھی ڈھسکنے لگتے ہیں اور
شیر کا تمہارے سامنے آنا تو بڑی ہی خطرناک بات ہے اس لئے میں پہلے ہی بیان کو دیتا
ہوں کہ میں اسنگ بڑھی ہوں۔ اور اگر میں دراصل شیر ہوتا تو جبکہ خود اپنی حالت پر رنج ہوتا
تھیسس۔ یہ نہایت شریف اور ایماندار جانور ہے۔

ڈیمیسٹر۔ کوئی جنگلی درندہ اس سے زیادہ نیک بخت نہیں ہو سکتا۔
لائڈی۔ یہ شیر بہادری میں مثل لومڑی کے ہے۔
تھیسس۔ اور دورانہشی میں گیدڑ ہے۔

ڈیمیسٹر۔ جی نہیں لومڑی تو گیدڑ کو لیجاتی ہے۔ یہ شیر بہادری کے جوش میں اپنی دورانہ
کبھی نہیں بھولتا ہے۔

تھیسس۔ اسکی دورانہشی بہادری سے سبقت نہیں لیجا سکتی۔ کیونکہ گیدڑ لومڑی سے
نہیں جیت سکتا۔ مگر اس ذکر کو جانے دو۔ دیکھو چاندنی کیا کہتی ہے۔
چاندنی۔ یہ لائین شاخ دار چاندنی مثال ہے۔

ڈیمیسٹر۔ اس شخص کو سینک اپنے سر پر لگانا چاہئے تھے۔

تھیسس۔ وہ بالکل نہیں ہے۔ اور اس سبب سے اس کی سینگیں قطریں ٹپکیں

ہو گئی ہیں۔

چاندنی۔ یہ لائین چاند کی مثال ہے اور میں وہ آدمی ہوں جو چاند میں رہتا ہے۔
تہنسیس۔ یہ بھی غلطی ہے۔ اس شخص کو لائین کے اندر بیٹھنا چاہئے۔

ڈمیٹرس۔ وہ شمع کے خوف سے اسکے اندر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیونکہ روشنی بھر کی ہوئی ہے۔
پپا لیٹا۔ میں اس چاند سے تنگ آ گئی ہوں۔ کہیں جلد دفع ہو۔

تہنسیس۔ یہ چاند اب حالت زوال میں ہے۔ تھوڑی دیر اور صبر کرو
لائنڈر۔ اے چاندنی کچھ اور بیان کر۔

چاندنی۔ مجھ کو یہ کہنا ہے کہ یہ لائین چاند ہے۔ میں چاند کا بڑا ہا ہوں۔ یہ کانٹوں کی جھاڑ۔
سیری جھاڑ ہے۔ اور یہ کتاب میرا کتاب ہے۔

ڈمیٹرس۔ یہ کیا؟ ان سب کو چاند کے اندر ہونا چاہئے تھا مگر چپ رہو تہنسی آتی ہے۔
(تہنسی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تہنسی۔ یہی وہ وعدہ کی جگہ ہے ابھی وہ قبرستان ہے! میرا پیارا کہاں ہے؟

شیر۔ (خینٹلے)

(تہنسی بھاگتی ہے)

ڈمیٹرس۔ شیر خوب چننا۔

تہنسیس۔ تہنسی خوب بھاگی۔

ہیپالیٹھا۔ چاند خوب چمکا دیکھو کس نفاست سے روشنی کر رہا ہے۔

(شیرتھسی کی چادر ہلاتا ہے اور دایین جاتا ہے)

تہیسیس۔ یہ شیر کیا ہے! چومے کا کام کرتا ہے!

الاسنڈر۔ غرضیکہ شیر غائب ہو گیا۔

ڈیوٹرس۔ اور کلو۔ پرمیس آیا۔

(پرمیس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پرمیس۔ اے خوبصورت چاند میں تیرا ممنون ہوں کہ تو ہے ایسا روشن۔ تیری روشنی میں کیونگا میں تھسی کا دشمن۔ اُف وہ! یہ کیا ہے! کیا میری آنکھیں دھوکا دیتی ہیں۔ ہائے! میں کیا دیکھتا ہوں؟۔ اے میری پیاری یہ تو تیری چادر خون سے تر ہے۔ اے دونخ کے شیطانیوں! اے قسمت کے کارکنو! یہ لڑ بھی خاتمہ کر دو۔

تہیسیس۔ یہ غصہ اور الم! ایسے غریز کی موت۔ ہر شخص کے بھیدہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔ ہیپالیٹھا۔ مجھ کو بھی اس شخص پر ترس آتا ہے۔

پرمیس۔ اے صانع قدرت تو نے شیر کو کیوں بنایا؟ کیا اسی لئے بنایا تھا کہ آج وہ میری پیاری کا خاتمہ کر دے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ نہیں نہیں حسین تھی۔ اے آنسو مجھ کو تباہ کر دو۔ اور اے تلوار میرے دل میں گھس جا (خنجر اڑتا ہے) اس طرح میں اپنی جان دیتا ہوں۔ میں مر گیا۔ میں چلا۔ میں مرا۔ میری روح آسمان پہ جاتی ہے۔ میری آواز کی روشنی غائب ہوئی۔ میری آنکھ کی گویائی جاتی ہے۔ اے چاند بھاگ۔ (چاند جاتا ہے)

میں مڑا ہوں۔ مڑا ہوں۔ مڑا ہوں۔ بس مڑ گیا۔

(مر جاتا ہے)

پہا لیٹا۔ یہ کیا؟ قبل اسکے کہ تھبسی اپنے عاشق کی تلاش میں آئے چاند چلا گیا۔
تھبسیس۔ وہ تاروں کی روشنی میں چلی آئے گی۔ لہو وہ آ رہی ہے۔ اور اسی کے رنج و غم
پر فتنہ ختم ہے۔

(تھبسی دوبارہ دخل ہوتی ہے)

پہا لیٹا۔ غائب! ایسے پرہیز کے لئے وہ بہت رنج و غم نہ کرے گی۔ بلکہ اختصار لکھو رکھے گی۔
ڈیٹر۔ میرے نزدیک تو دونوں جواب ہیں جیسے پرہیز دیتے تھبسی۔
لائسنڈر۔ اب اس نے پرہیز کو دیکھا۔
ڈیٹر۔ دکھ کیا کہتی ہے۔

تھبسی۔ میرے پیارے تو سو رہا ہے۔ کیا تو مڑ گیا۔ اٹھ پرہیز کچھ جواب دے۔ خاموش کیوں ہے۔
مڑ گیا! کیا سچ ہے؟ تیری آنکھیں اب قبر میں رہیں گی۔ تیرے خوبصورت لب۔ ناک۔ گال۔
سب غائب ہو گئے۔ بھارے بعد میں زندہ رہ کر کیا کروں گی (خجھراتی ہے) اے دوستو۔
اب تھبسی خست ہوتی ہے۔ اُس کی جان جاتی ہے۔ رخصت۔ رخصت۔ رخصت۔

(مر جاتی ہے)

تھبسیس۔ چاندنی اور شیر مردوں کے دفن کرنے کو ماتی رہ گئے ہیں۔
ڈیٹر۔ اور دیو اور بھی باقی ہے۔

باٹم (زندہ ہو کر) جی نہیں حضور وہ دیوار تو گر گئی۔ جو دونوں کے درمیان حفاصل تھی۔
 کیا اب آپ خاتمہ کی سیر کریں گی۔ یا ملک اطالیہ کا ناچ دیکھنا پسند کریں گی۔
 تھمیسس۔ جی نہیں معاف رکھئے۔ آپ کے تماشہ کے لئے کسی خاتمہ کی ضرورت نہیں ہو۔
 اور جس تماشہ میں سب انکیر مر جائیں اُس میں نتیجہ ناکم مٹانے اور معافی مانگنے کی حاجت
 نہیں ہوتی میرا خیال ہے کہ اگر اس تماشہ کا مصنف خود پرسی بنتا اور ہر سب کے کپڑوں
 سے اپنے گلے میں پھانسی لگا لیتا تو یہ تماشہ نہایت درد انگیز ہو جاتا۔ مگر ہاں ہم کلک طانیکا
 ناچ ضرور دیکھیں گے۔

(ناچ ہوتا ہے)

تھمیسس۔ اب آدھی رات آگئی۔ عاشقو! اپنی اپنی بارگاہ کا ماستہ لو۔ پروں کر مٹکنے
 کا وقت ہے چونکہ آج شب کو زیادہ جگے ہیں۔ اس لئے شاید کل دن چڑھے تک سونے
 کا اتفاق ہو۔ اس تماشہ نے یہ وقت خوب کاٹ دیا۔ دوستو! اپنے اپنے بستر پر جلوہ ہمارا
 قصہ ہے کہ پندرہ دن تک اسی طرح جشن رہے۔

(سب باتے ہیں اور پاک داخل ہوتی ہیں)

پاک۔ اس وقت شیر اور بھیڑ لے چلا رہے ہیں۔ دن کے تھکے ماندے گسان مزے سے خراٹے
 لے رہے ہیں۔ لکڑیاں جو شام سے جل رہی تھیں اب قریب ختم کے پہنچیں۔ اس وقت اُکو بول
 رہا ہے۔ اور وہ بیمار جو شدت مرض میں موت کا منتظر بستر پر چا ہوا ہے۔ پس جانور کی آواز
 سے کونسا قبر کا خیال کرنے لگتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ قبروں کو مہل کھل جاتے ہیں۔

اور بھوت پریت قبرستانوں میں غل جڑتے ہیں۔ ہم لوگ جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی تاریکی کی طرح غائب ہو جاتے ہیں اسوقت عیش کر رہے ہیں۔
میرے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہے کہ میں دروازے کے پاس سے خاک صاف کر دوں۔
تاکہ اس مبارک محل میں ایک جو با بھی خلل انداز نہ ہو سکے۔

(آبران اور بیٹیاں ہمارے بیان داخل ہوتے ہیں)
آبران۔ اس تمام مکان میں پرستان کی روشنی کر دو۔ کیونکہ یہاں اب آگ کا اُجالا دھندلا ہو گیا ہے۔ اے تام پر لیا اور پرزاد اس وقت میرے ساتھ ناچا اور گاؤ۔
بیٹیاں۔ پہلے چند بار گیت پڑھو اور پھر اس کی مشق کر کے ہاتھ سے ہاتھ لاکر ناچا اور اس گھر کو مبارک کر دو۔

(ناچ اور گانا)

آبران۔ اب طلوع صبح تک ہر پرہی اس محل میں پھرتی رہے اور ہم اسوقت بادشاہ کی خواب گاہ میں جاتے ہیں تاکہ اسکو برکت دے آئیں۔ اور اُسکی آئندہ نسل بھی مبارک ہو۔
یہ تینوں نوجوان جنگی آج شادی ہوئی ہے۔ ہمیشہ اپنی بیویوں سے محبت کرتے رہیں گے۔ اور اُنکی اولاد تمام قدرتی نقائص سے محفوظ رہے گی۔ سب پریاں مقدس شبنم لیکر اس محل کے ہر سرکرہ میں جائیں اور اُسکو برکت دیں تاکہ اس گھر کا مالک ہمیشہ محفوظ رہے۔ دیر نہ کر دو۔ اپنا کام شروع کر دو۔ صبح جوتے مجھ سے ملنا۔

(آبران۔ بیٹیاں ہمارے بیان سنیاتی ہیں)

پک۔ اگر ہمارا تماشہ آپ نے ناپسند کیا ہو۔ تو صرف یہ سمجھ لیجئے کہ آپ یہاں سو گئے تھے اور یہ خواب تھا۔ آپ اس کھیل کی خواب سے زیادہ وقت نہ سمجھئے جس کی کچھ اصلیت نہیں ہم پر اعتراض نہ کیجئے۔ اگر آپ ہماری غلطیاں صاف کریں گے تو ہم خود اپنے درستی کریں گے۔ میں بحیثیت ایک ایسا دارجن کے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ ہمارے اس تماشے کی ہنسی نہ کریں تو ہم بہت جلد آپ کے سامنے کوئی دوسری چیز نفیس پیش کریں گے کہ آپ خوش ہو جائیں۔ اگر میں وعدہ وفا نہ کر رہا ہوں تو آپ مجھ کو چھوٹا سمجھئے گا۔

میں اب آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا آپ کی یہ رات آرام سے بسر کرے۔ اگر آپ مجھ سے ختم ہوں تو تاملی بجا کر شہر کا اظہار فرمائیے تاکہ یہ خاکسار ابن بھی شکر یہ ادا کرے۔

(جاتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)

بہادر شاہ ظفر

کی

مفصل و مکمل سوانح عمری

مح

انتخاب کلام

مرتبہ

نشی امیر احمد صاحب علوی بی اے

امیر محل کاکوری ضلع لکھنؤ
پرٹر شاہد حسین قیمت فی جلد عرصہ
مختار پرنٹنگ ورکس لکھنؤ